عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۱۹

پاکستان کے موجودہ حالات
ہمیں کیا دعوت دیتے ہیں؟
قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

انبیاء کرام علیہم السلام پاک اور معصوم ہوتے ہیں

دنیا کی حقیقت ـ شعراء کی نظر میں

سیدنا حضرت ابوذر غفاریؓ جنکی حق گوئی مثالی تھی

آبِ زم زم کی برکات

قادیانیوں کا لندن پلان

دارالارتداد قادیان سے پاکستان تک، تحریکِ ختمِ نبوت منزل بمنزل

گستاخیٔ رسول کے دو کردار
رشدی شیطان اور مرزائے قادیان

بزم ختم نبوت

قادیانی طلبہ اور پرائیویٹ سکول

غلام رسول شاہ بخاری بہاول نگر

آجکل اگر مرزائی طالب علم کو کسی گورنمنٹ سکول میں داخلہ نہیں دیا جاتا تو وہ اکثر پرائیویٹ سکول میں داخلہ لیکر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور مسلمان طالب علموں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے بھی ہیں۔ اسی طرح آہستہ آہستہ وہ مرزائی طالب علم سادہ لوح مسلمانوں کے ایمانوں کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پرائیویٹ سکول کے پرنسپل صاحبان سے اپیل ہے کہ وہ کسی مرزائی طالب علم کو اپنے سکول میں داخلہ نہ دیں۔ تاکہ آپ قیامت کے روز آقائے نامدار کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ بندہ نے پچھلے سال ایک پرائیویٹ سکول میں بطور اردو ٹیچر سروس اختیار کی۔ تو بندہ کو مختلف طالب علموں نے بتایا کہ یہ مرزائی ہے۔ جس کا نام خالد ندیم ہے اور کلاس دہم کا طالب علم ہے۔ اور یہ اکثر سادہ لوح مسلمان طالب علموں سے بحث کر کے ان کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگلے دن بندہ پیریڈ پڑھانے کیلئے کلاس میں گیا۔ تو بندہ نے اسلامیات اختیاری کا پیریڈ پڑھانے کیلئے عنوان "ختم نبوت" پر لیکچر دینا شروع کر دیا۔ بندہ نے مسلسل آٹھ دن مرزائیت کے بارے میں طلباء کو کھل کھلا بتایا اور آقائے نامدار کی ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف کرایا۔ ایک طالب علم محمد سہیل خان نامی جو میرا شاگرد تھا۔ اسکی رسالے کیلئے ایک مضمون بھی بھیجا تھا جو چھپ چکا ہے اس مرزائی طالب علم نے ادھر ادھر سے پیغامات بھجوائے کہ آپ مجھے تنگ نہ کریں اور اپنے کام سے کام رکھیں بندہ نے کہا کہ ایک عاشق رسول کیلئے ناموس رسالت کیلئے مر مٹنے سے بڑھ کر کیا کام ہو سکتا ہے۔ ناموس رسالت کیلئے مرنا ہی سب سے بڑا کام ہے۔ آخرکار نویں دن وہ خود کلاس میں اسی لیکچر کے دوران کھڑا ہوا اور بدتمیزی کرنے لگا۔ اور میری بے عزتی کرنے کی بجائے پوری امت مسلمہ پر حملہ کیا تو بندہ نے اسے تھپڑ مار کر کلاس روم سے باہر نکال دیا۔ اور اگلے دن اس مرتد و ملحد کو سکول کی طرف منہ کرنے کی بھی جرأت نہ ہوئی مسلمان طالب علموں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اور سب طالب علموں نے یہ عہد کیا کہ ہم اسکے ساتھ اور پورے مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں۔

اس کے جانے کے بعد بندہ کو مختلف طلباء نے اس کے بارے میں بہت سی معلومات دیں۔ جو کہ سننے کے قابل ہی نہیں وہ مرتد خالد ندیم مسلمان طالب علموں کو بڑے ہی عجیب عجیب لالچ دیا کرتا تھا

بندہ پرائیویٹ سکولوں کے پرنسپل صاحب سے گذارش کرتا ہے۔ کہ نہ تو کسی طالب علم مرزائی کو داخل کریں۔ اور نہ ہی کسی مرزائی استاد کا تعین کریں۔

کیونکہ بقول مرحوم علامہ اقبال "مرزائی اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار ہیں" تو یہ مرتد آپ کے ادارے کے خیر خواہ کب ہو سکتے ہیں

حکومت کی ذمہ داری

محمد شفاعت کریم لعل عین۔

آخر کب تک ہمارے ملک میں جھگڑے اور فسادات ہوتے رہیں گے؟ کیا ہمارے ملک میں رشوت کو روکا نہیں جا سکتا۔ کیا ملک میں شراب نوشی وغیرہ جیسی اور بہت سی لعنتوں کو بند نہیں کیا جا سکتا۔ کیا ہمارا ملک اسی طرح تباہ ہوتا رہے گا۔ کل تک تو ہمارے ملک کی عورتیں نقاب میں گھر سے باہر نکلتی تھیں لیکن آج نقاب سے باہر کیسے آگئیں۔ کیا ہمارے پیارے نبی اکرمؐ نے پردے کا حکم نہیں فرمایا! حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک سے غلط حرکات کو روکے

اسلامی ایٹم بم

باری اختر محمد صابر جرنی ٹانک

بندہ نے آپ کا رسالہ ختم نبوت ۶ مارچ ۱۹۸۹ء بر موقع آئین شریعت لاہور میں ایک چھوٹے بچے کے ہاتھ میں دیکھ کر غالباً دو روپیہ دیدیا۔ جب پہلی نظر دیکھا تو سرورق۔ پر یہ الفاظ تحریر تھے "خبردار" جب مکمل مطالعہ کیا تو یقیناً دل سے دعائیں نکلیں کہ یا اللہ ابھی ختم نبوت کے پروانے موجود ہیں۔ ہمیں بھی ان کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔

ماشاءاللہ پرچہ نہایت موزوں معلومات افزاء قادیانیوں کے لئے اسلامی ایٹم بم اور تلوار بے نیام اور ختم نبوت کے غداروں کے لئے دندان شکن جواب ہے۔ رسالہ ختم نبوت کے لئے ہم بے چین رہتے ہیں۔

قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا جائے

قاری محمد عبداللہ سکول روڈ کوئٹہ

ہفت روزہ ختم نبوت کو پڑھنے کا موقع ملا اس قدر سنجیدہ، معیاری اور بے باک رسالہ کے اجراء پر مبارکباد قبول فرمائیے۔ میں یہ بات نہایت وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت اسلام کے عالمی غلبہ اور قرآن و سنت کی بالادستی کے لئے محرک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکمرانوں کی جانبدارانہ پالیسی کے باوجود لادینی اور الحادی تہذیب کی سیاہ کاریوں کو عیاں کر کے عالم اسلام کو عصر حاضر کی باطل طاغوتی استحصالی اور استعماری طاقتوں کے خلاف بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو اس وقت یورپ، امریکہ، افریقہ، وغیرہ میں اس فتنہ کے تار و پود بکھیر رہی ہے۔ اور مرزائیوں کی ناپاک سازشوں، مذموم حرکتوں، اسلام دشمن ریشہ دوانیوں اور جارحانہ اقدامات کے خلاف تعاقب کر رہی ہے۔ جب تک کہ مرزائیوں کی متعفن لاش پیوند خاک نہ ہو جائے

ہمیں رسالہ بہت پسند ہے

نواب زادہ غلام نبی مگسی کندہ کوٹ

ہم سب ساتھی ہر ہفتہ رسالہ خرید تے ہیں۔ اور ہم رسالہ ختم نبوت کے لئے یہاں کے ختم نبوت

باقی صفحہ ۲۷ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۲۲ تا ۲۸ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۹ ستمبر تا ۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 16

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اِس شمارے میں

۱ یاد مدینۃ النبی ﷺ ۴
۲ قادیانیوں کا لندن پلان ۵
۳ پاکستان کے موجودہ حالات ۶
۴ پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں ۸
۵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ۹
۶ مستشرقین اور سیرت نبوی ﷺ ۱۰
۷ انبیاء کرام پاک ہوتے ہیں ۱۱
۸ دنیا کی حقیقت ۱۳
۹ تحریک ختم نبوت ۱۴

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۶۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔ ۴۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود انور یوسف صاحب — برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور — جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن — عامر رشید
- ونی پیگ — میاں حمید
- ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
- مونٹریال — آفتاب احمد
- واشنگٹن — کرامت اللہ
- شکاگو — محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس — مزمل ستید
- سیکرمینٹو — چوہدری محمد شریف نکودری

بیرون ملک نمائندے
- قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی — قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
- برما — محمود یوسف
- باربڈوس — اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ — لے ریگو انصاری
- برطانیہ — محمد اقبال
- اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک — محمد ادریس
- ناروے — میاں اشرف جاوید
- افریقہ — محمد ہیرا افریقی
- ماریشس — محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش — محی الدین خان
- مغربی جرمنی — مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور — سید دبیر حسن بخاری

بیادِ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شریف خان منتظر درانی (کروڑ)

مدینہ ایسی بستی ہے جہاں رحمت برستی ہے
وہاں ہم سے گناہگاروں کی قسمت بھی بدلتی ہے

ملے جنت مجھے جو مفت ہمدم میں نہ لوں ہرگز
مرے مذہب میں جنت کی تمنا بت پرستی ہے

مری تربت پہ ہرگز بھی نکیرین آ نہیں سکتے
مرے سینے میں یادِ منظرِ طیبہ کھٹکتی ہے

نرالی شان ہے سارے زمانے میں مدینے کی
گناہگاروں پہ رحمت کی جہاں بارش برستی ہے

بلا لو منتظر کو بھی مدینے میں شہِ عالم
مری جانِ حزیں فرقت میں جلتی ہے ترستی ہے

نعت بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

نبوت ختم ہے جن پر وہ آقا نامدار آئے
فرشتے جن کے خادم ہیں وہی عالی وقار آئے

نیابت کرنے آقا کی مرا ایماں ہے دنیا میں
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ بس چار یار آئے

زمانے سے جہالت کے اندھیرے دور کرنے کو
وہ مدنی شہریار آئے وہ مکی تاجدار آئے

عرب سے اور عجم سے بت پرستی کے مٹانے کو
وہ لاثانی جری بن کر عرب کے شہسوار آئے

کوئی آقا سا دنیا میں نہ آیا ہے نہ آئے گا
غریبوں بے کسوں کے بن کے آقا غمگسار آئے

فقط ناشاد عاجز کی ہے اتنی آرزو آقا
کہ لب پر آپ کا اسمِ گرامی بار بار آئے

ارشد محمود ناشاد اٹک کینٹ

اداریہ

قادیانیوں کا ’’لنڈن پلان‘‘

لندن سے ہمیں ایک اخباری تراشہ موصول ہوا ہے۔ اگرچہ اس میں قدرے تاخیر ہو چکی ہے۔ پھر بھی قارئین کی توجہ کے لیے یہ تراشہ پیش کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

لندن (پ ر) پاکستان سوسائٹی برائے ترقی سائنس ٹیکنالوجی کے زیر اہتمام پاکستان کی زبانوں پنجابی، سندھی، سرائیکی، پشتو اور بلوچی وغیرہ کی ترقی اور زبانوں کو رومن رسم الخط میں لکھنے کی ضرورت کے موضوع پر ایک جلسہ عام ۲۷ر اگست کو تین بجے کانوے ہال ریڈلائن سکوئر لندن میں ہوگا۔ جلسہ کی کاروائی اردو زبان میں ہوگی۔ شرکت کی دعوت عام ہے۔ سوسائٹی نے اپنے پریس ریلیز میں کہا ہے کہ پاکستان میں زبان کا مسئلہ نازک صورت اختیار کر گیا ہے پاکستان دنیا کے ان بدنصیب ممالک میں ہے جہاں لوگ اپنی مادری زبانوں کو تلاش معاش اور حصول تعلیم میں استعمال نہیں کرتے۔ جس کے نتیجے میں ایک طرف تو وہ اپنی دماغی صلاحیتوں کو پوری طرح اجاگر نہیں کر پاتے۔ اور دوسری طرف لسانی فسادات بڑھتے جاتے ہیں۔ یہ جلسہ اس مسئلے کو درپیش رکھتے ہوئے مادری زبانوں کے فروغ کیلئے منعقد کیا جا رہا ہے۔ پاکستان سوسائٹی برائے ترقی سائنس ٹیکنالوجی سے متعلقہ مسائل پر غور و فکر کیلئے تشکیل دی گئی ہے یہ بات باعث فخر ہے کہ پاکستان کے مایہ ناز سائنسدان ڈاکٹر پروفیسر محمد عبدالسلام نے سوسائٹی کے صدر کا عہدہ سنبھالنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ جنگ لندن ۲۸ جولائی ۱۹۸۹ء

اس خبر میں تین باتیں بطور خاص غور طلب ہیں۔

۱۔ پاکستان میں زبان کا مسئلہ نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔

۲۔ پاکستان سوسائٹی برائے ترقی سائنس ٹیکنالوجی/زبان سے متعلقہ مسائل پر غور و فکر کے لیے تشکیل دی گئی ہے۔

۳۔ (مشہور قادیانی) ڈاکٹر عبدالسلام نے سوسائٹی کے صدر کا عہدہ سنبھالنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

یہ جلسہ ہوا یا نہیں اس بارے ہمیں کوئی اطلاع نہیں تاہم جلسہ کا جو اعلان ہوا اس میں پنجابی، سندھی، سرائیکی، پشتو اور بلوچی وغیرہ کو رومن رسم الخط میں تبدیل کرنے کی ضرورت کا ذکر کیا گیا ہے۔ گویا پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ مذکورہ زبانوں کو رومن رسم الخط میں تبدیل کرنے کا ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان دشمن قوتیں جن میں کمیونسٹ ملحد، دہریئے منکرین حدیث، ہندو، عیسائی اور قادیانی پاکستان کی بنیادوں کو کمزور کرنے کیلئے اب علاقائی زبانوں کے نام پر خود کو متحد اور منظم کر رہے ہیں۔ مذکورہ تنظیم کا نام بظاہر پاکستان سوسائٹی برائے ترقی سائنس و ٹیکنالوجی رکھا گیا ہے۔ لیکن دراصل یہ پاکستان مخالف سوسائٹی ہے جو علاقائی زبانوں کے نام پر صوبہ سندھ، سرحد، بلوچستان اور پنجاب میں سرائیکی و پنجابی کے نام پر دھوکہ دینے کیلئے قائم کی گئی ہے۔

سوسائٹی قائم کرنے والوں نے جس شخص کو صدارت کی پیش کش کی ہے وہ مشہور قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام ہے جو پاکستان کا کھا کر پاکستان ہی کی جاسوسی کرتا رہا ہے جس نے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کے راز امریکن سی آئی اے کو فراہم کر دیئے حتیٰ کہ ’’اسلامی بم‘‘ جس کا وجود ہے یا نہیں اس کا ماڈل بھی مہیا کر دیا گیا جب تک یہ بدبخت اور مرتد قادیانی ایٹمی کمیشن سے متعلق رہا۔ پاکستان نے سائنس اور ایٹمی ٹیکنالوجی میں کوئی ترقی نہیں کی۔ جب سے یہ شخص علیحدہ ہوا اور یہ مسئلہ ایک محب وطن پاکستانی ڈاکٹر عبدالقدیر کے ہاتھ میں آیا۔ اس وقت سے پاکستان نے سائنس اور ایٹمی ترقی میں اہم پیش قدمی کی ہے۔

مذکورہ خبر کو پڑھنے کے بعد ہر شخص یہ محسوس کریگا۔ کہ اس تنظیم کا نام تو ہے ’’پاکستان سوسائٹی برائے ترقی سائنس و ٹیکنالوجی‘‘ لیکن منشور اور نصب العین

پیش کرتے ہوئے علاقائی زبانوں کا مسئلہ کھڑا کر دیا اور کہا کہ "پاکستان میں زبان کا مسئلہ نازک صورت اختیار کر گیا ہے" گویا اب وہ اس نازک مسئلے کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی مرتد و ملعون کی سربراہی میں پاکستان میں نہیں لندن میں بیٹھ کر حل کریں گے۔

جب سے قادیانیوں کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور جب سے اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ہوا۔ وہ زخمی سانپ کی طرح بہت ہی پیچ و تاب کھا رہے ہیں اور اب ان کی کوشش یہی ہے کہ پاکستان میں علاقائیت صوبہ پرستی اور لسانیت کے فتنے کھڑے کئے جائیں گذشتہ چند سالوں میں یہاں جو لسانی فسادات ہو چکے ہیں۔ اور جن میں ہزاروں مسلمانوں کی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ لندن میں مذکورہ سوسائٹی قیام کے بعد یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ ملک میں لسانی فسادات کی تہہ میں قادیانی سازش کارفرما ہے اور اب تک جو فسادات ہو چکے ہیں۔ اس کا پاکستان میں مرکز ربوہ اور بیرون ملک برطانیہ میں لندن ہے اور انہوں نے پاکستان میں علاقائیت اور لسانیت کی بنیاد پر فسادات کی آگ بھڑکانے اور ملک میں خانہ جنگی کرانے کیلئے "لندن پلان" تیار کیا ہے

ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام اہل پاکستان بشمول حکومت پاکستان قادیانی سازشوں کو سمجھیں اور ان کی نہ صرف کڑی نگرانی کریں۔ بلکہ اہم کلیدی عہدوں پر اس وقت جو قادیانی براجمان ہیں۔ انہیں فوراً علیحدہ کر دیا جائے۔ خصوصاً موجودہ حالات میں صوبہ سندھ جیسے حساس صوبے سے قادیانی چیف سیکرٹری کنور ادریس کا ہٹایا جانا انتہائی ضروری ہے

پاکستان کے موجودہ حالات

لسانی، علاقائی اور قومیتوں کے جھگڑے قرآن پاک کیا کہتا ہے؟

قل ھو القادر ۔ تا ۔ سوف تعلمون

ترجمہ: آپ کہئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے۔ یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے۔ اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے۔ آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں۔ شاید وہ سمجھ جاویں۔ اور آپ کی قوم کے لوگ کی تکذیب کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ یقینی ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم پر عذاب واقع کرنے کے لئے تعینات نہیں کیا گیا ہوں ہر خبر کے وقوع کا ایک وقت ہے۔ اور جلدی ہی تم کو معلوم ہو جائے گا۔ (سورۃ الانعام)

ان سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت اور یکتائی پر دلیل دی تھی۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کاملہ ہے کہ وہ ہر انسان کی ہر مصیبت کو خواہ وہ خشکی میں ہو یا تری میں دور کرنے میں پوری قدرت رکھتا ہے۔ اور ہر قسم کی مصیبت اور تکلیف اور رنج والم کو دور کرنا اور اس سے نجات دینا صرف اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہی ہے۔ اب ان آیات میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے کاملہ کے دوسرے رخ کو ظاہر فرماتے ہیں۔ اور اپنے غلبہ قہرہ قدرت و یکتائی پر دوسری دلیل قائم فرماتے ہیں۔ اور بتلایا جاتا ہے کہ تم کو خدا کی طرف سے مہلت مل جانے یا اسے درگزر کر دینے سے بے فکر نہ ہو جانا چاہئے۔ جس طرح وہ قادر مطلق معبود حقیقی شدائد و مصائب سے نجات دے سکتا ہے

حضرت مولانا محمد احمد صاحب کراچی

اس طرح سے بھی قدرت ہے۔ کہ کسی قسم کا عذاب بھیج کے ہلاک کر دے۔ اور پھر عذاب کی تین قسمیں بیان فرمائیں۔ ایک جو اوپر سے آئے۔ دوسرے جو پاؤں کے نیچے سے آئے۔ تیسرے یہ کہ تم کو آپس میں گروہ گروہ کر کے سب کو آپس میں بھڑا دے۔ یعنی آپس کی پھوٹ، جنگ و جدل، باہمی خونریزی اور فرقہ بندی اور پارٹی بازی میں گرفتار کر دے۔ اور ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے قتل۔ قید یا ذلت کے عذاب میں مبتلا کر دے۔

پھر تنبیہاً فرمایا گیا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کس طرح وضاحت کے ساتھ بار بار بیان کرتے ہیں۔ تاکہ تم اللہ کی آیات اور اس کے دلائل پر غور کرو۔ اور بات کو سمجھو مگر مشرکین مکہ ان خوف اور عذاب کی باتوں کو سن کر بجائے تصدیق اور عبرت کے ان کی تکذیب کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وقوع عذاب کا معین وقت پوچھتے۔ اور عذاب آنے کا وعدہ مانگتے۔ کہ اگر فلاں روز عذاب آیا تو ہم تمہاری بات مان لیں گے۔ اور اسلام قبول کر لیں گے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ معاذ اللہ یہ سب جھوٹی دھمکیاں ہیں۔ عذاب وغیرہ کچھ نہیں آتا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم اس حق و صداقت کا انکار کرتی ہے۔ اور واقع ہونے والے عذاب کی منکر ہو کر پوچھتی ہے کہ وہ عذاب کب آئے گا۔ تو آپ جواباً ان سے یہ کہہ دیجئے کہ میرا یہ منصب نہیں کہ تمہاری تکذیب پر فوراً عذاب نازل کر دوں۔ یا اس کے وقت اور نوعیت وغیرہ کی تفصیل بتاؤں۔ میں تم پر کوئی داروغہ بن کر نہیں آیا ہوں۔ اور نہ عذاب واقع کرنے

کی خدمت پر متعین ہوں ۔ میرا کام صرف باخبر اور متنبہ کرنا ہے ۔ آگے ہر چیز کے وقوع کا علم الٰہی میں ایک وقت مقرر ہے ۔ جب وقت آجائے گا ۔ تم خود جان لو گے ۔ کہ میں جس چیز سے ڈراتا تھا ۔ وہ کہاں تک صحیح ہے اب تمہیں اختیار ہے کہ تم مانو یا نہ مانو بہرحال جو وعدے وعید قرآن کریم میں کئے گئے ہیں ۔ وہ پورے ہو کر رہیں گے ۔ البتہ ہر چیز کا وقت عنداللہ مقرر ہے ۔ جب وقت آجائے گا ہر چیز ہو کر رہے گی ۔ اور اس کا نتیجہ تمہارے سامنے آجائے گا ۔ ان آیات زیر تفسیر میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۔

" اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ بھی کہئے کہ جس طرح وہ مصائب و شدائد سے نجات دینے پر قادر ہے ۔ اسی طرح وہ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر تمہارے کفر و شرک کی وجہ سے کوئی عذاب تمہارے اوپر بھیج دے ۔ یا تمہارے پاؤں تلے جو زمین ہے اس سے ظاہر کر دے ۔ یا پھر تم کو اغراض کے اختلاف سے گروہ گروہ کر کے آپس میں بھڑا دے ۔ یعنی لڑوا دے ۔ اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزا چکھا دے ۔ اور یہ سب آفتیں جمع کر دینا غرض نجات دینا اور عذاب میں مبتلا کرنا دونوں اسی کی قدرت میں ہیں ۔ اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ دیکھئے تو سہی ہم کس کس طرح دلائل توحید کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں ۔ شاید وہ لوگ سمجھ جاویں ۔ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے پر قادر ہونے اور کفر و شرک کے سبب عذاب ہونے کو جاننے کے باوجود آپ کی قوم کے لوگ یعنی قریش یا عرب اس عذاب کی تکذیب کرتے ہیں ۔ اور اس کے واقع ہونے کے معتقد نہیں ۔ حالانکہ وہ یقینی واقع ہونے والا ہے ۔ اور اس کو سن کر وہ یوں کہتے ہیں کہ عذاب کب ہوگا ۔ تو آپ یوں کہہ دیجئے کہ میں تم پر عذاب واقع کرنے کے لئے تعینات نہیں کیا گیا ہوں کہ مجھ کو مفصل اطلاع ہو ۔ یا میرے اختیار میں ہو البتہ ہر خبر کے وقوع کا ایک وقت اللہ کے علم میں معین ہے اور جلدی ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ عذاب آیا ۔"

یہاں ان آیات میں عذاب الٰہی کی تین قسموں کا ذکر فرمایا گیا ہے ۔

ایک عذاباً من فوقکم : ۔ یعنی عذاب جو اوپر سے آئے ۔ دوسرے من تحت ارجلکم : ۔ یعنی عذاب جو پاؤں تلے زمین سے آئے ۔ اور تیسرے یلبسکم شیعاً یعنی تم کو گروہ گروہ کر کے آپس میں ایک دوسرے سے بھڑا دے ۔ اور ایسے عذاب آنے کی مثالیں بعض پچھلی امتوں میں گذر چکی ہیں ۔ جیسے نوح علیہ السلام کی قوم پر اوپر سے آسمانی دہانے بارش کے کھل گئے ۔ قوم عاد پر ہوا کا طوفان مسلط ہو گیا لوط علیہ السلام کی قوم پر اوپر سے پتھر برسائے گئے تھے ۔ اصحاب الفیل نے جب کعبہ پر چڑھائی کی تو پرندوں کے ذریعہ ان پر کنکریاں اوپر سے برسائی گئیں کہ جس سے ان کا بھرکس نکل گیا ۔ اسی طرح نیچے سے آنے والے عذاب کی بھی مختلف صورتیں پچھلی قوموں میں گذر چکی ہیں ۔

مثلاً نوح علیہ السلام کی قوم پر جہاں اوپر کا عذاب آسمانی بارش کے ساتھ آیا ، اور نیچے کا عذاب بھی آیا ، اور زمین سے پانی ابلنا شروع ہوا تھا ۔ غرض اوپر اور نیچے کے دونوں عذابوں میں بیک وقت گرفتار ہوئے تھے قوم فرعون کی زمینی عذاب یعنی سمندر کے پانی میں غرق کر کے ہلاک کی گئی ۔ قارون بھی زمینی عذاب میں گرفتار ہوا ۔ اور مع اپنے خزانوں کے زمین میں دھنس گیا ۔ ایک تفسیر تو اوپر اور نیچے کے عذابوں کی یہ ہوئی ۔ اور بعض ائمہ تفسیر حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں ۔ کہ اوپر کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ اور بے رحم حکام مسلط ہو جائیں ۔ اور نیچے کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ اپنے نوکر غلام ، خدمت گار ماتحت ملازم بے وفا ، غدار ، کام چور ، خائن جمع ہو جائیں ۔ تیسری قسم عذاب کی جو ذکر کی گئی ہے ۔ یعنی تمہاری مختلف پارٹیاں بن کر آپس میں بھڑ جائیں ۔ اور باہم ایک دوسرے کے لئے عذاب بن جائیں ۔ احادیث میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے باعث اس امت مسلمہ کو ان دو قسموں کے عام عذاب سے جو گذشتہ بعض اقوام کی طرح اس امت کا بالکلیہ استیصال کر دے حق تعالیٰ نے نازل نہ فرمانے کا وعدہ فرمالیا ۔ ہاں جزئی واقعات پیش آئیں تو اس کی نفی نہیں ۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے امت مسلمہ پر اس قسم کے عذاب نہ آئیں گے ۔ جیسے پچھلی امتوں پر آسمان یا زمین سے آئے ۔ جس سے ان کی پوری قوم تباہ و برباد ہو گئی ۔ لیکن احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا سے کہ میری امت آپس کے جنگ و جدل سے روک دیا گیا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ تیسری قسم کا عذاب اندرونی و داخلی عذاب کہنا چاہئے ۔ وہ اس امت پر بھی آسکتا ہے ۔ اور وہ آپس کی پھوٹ اور جنگ و جدل ،

باہمی خون ریزی اور پارٹی بندی اور آپس کا تصادم ہے ۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو فرقوں اور پارٹیوں اور گروہ بندیوں میں منقسم ہو کر باہمی جنگ و جدل سے منع کرنے میں نہایت تاکیدی احکام دیئے ۔ اور واضح فرمایا کہ تم پر خدا تعالیٰ کا عذاب اس دنیا میں آئے گا ۔ تو آپس ہی کی جنگ و جدل کے ذریعے آئے گا ۔ چنانچہ روایات میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا !

" تم میرے بعد پھر کافروں جیسے نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو ۔"

حجۃ الوداع کے خطبہ میں جو ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ جمعہ کے دن میدان عرفات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جس میں اہم احکام دینے و دنیا کے ارشاد فرمائے تاکید ارشاد ہوا تھا کہ تم میں جو یہاں حاضر ہیں وہ دوسروں تک ان باتوں کو پہنچا دیں ۔ اس خطبہ میں منجملہ دیگر ہدایات کے یہ بھی ارشاد ہوا تھا کہ لوگو ! تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں ۔ میرے بعد تم لوگ کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو ۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ " آپس میں تمہاری جان اور تمہارا مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے کے لئے قیامت تک اتنی ہی مقدس ہیں جتنا آج کا دن آج کا مہینہ اور یہ محترم زمین ۔"

مگر افسوس صد افسوس کہ امت مسلمہ کو قرآن و حدیث نے جتنا تاکید اور سختی کے ساتھ آپس کے تفرقہ ، اختلاف اور پارٹی بندی سے روکا اسی قدر یہ عذاب امت مسلمہ پر تسلط ہوتا نظر آتا ہے

باقی صفحہ ۲۶ پر

پیارے نبی کریم ﷺ کی پیاری پیاری باتیں

فضائل علم

(عبداللہ) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو بھلائی منظور ہوتی ہے تو اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے۔ (سنن دارمی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو حصول علم کی تلاش میں کوئی رستہ چلا۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتا ہے (ترمذی)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو علم کی طلب میں نکلا وہ واپس ہونے تک اللہ کیلئے (جہاد) میں ہے۔ (ترمذی)

حضرت سنجرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علم کو طلب کیا تو اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ (ترمذی)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخصوں کا ذکر ہوا ایک عابد تھا ایک عالم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے معمولی آدمی پر، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ، اس کے فرشتے، آسمان والے اور زمین والے، یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس کیلئے دعا کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلی بات سننے سے مومن کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور برابر سنتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہو (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عقل و دانائی کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے اس لیے مومن اسے جہاں پائے۔ وہی اس کا مستحق ہے (ترمذی)

عشق الٰہی و عشق رسول

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مومن میری خاطر آپس میں محبت رکھنے

از:- محمد یونس آرائیں ٹنڈو آدم

والوں کے لیے نور کے منبر ہوں گے انبیاء پیغمبروں اور شہیدوں کو بھی رشک ہو گا (وہ بار بار تمنا کریں گے کہ یہ مرتبے ہمیں ملتے۔ (ترمذی شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹا اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح و شام ایسی حالت میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کیلئے کھوٹ اور بداندیشی نہ ہو تو ایسا ہی کر پھر مجھ سے فرمایا بیٹا یہ میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا۔ اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ بہشت میں ہو گا۔ (ترمذی)

حضرت صفوانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان (قیامت میں) اس کے ساتھ ہو گا۔ جس سے وہ (دنیا میں) محبت کرتا ہے (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اپنے بندے کو اس گمان کے ساتھ ہوں۔ جو اس کو میرے متعلق ہے۔ اور میں اس وقت بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ دل میں ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنے جی میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر اس مجمع سے بہتر مجمع میں کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے۔ تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں پورا ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ میرے پاس پیدل چلتے ہوئے آتا ہے تو میں تیز دوڑتے ہوئے آتا ہوں (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا اللہ کے حسن عبادت میں سے ہے (ترمذی)

مذمت دنیا

بزرگان دین فرماتے ہیں۔ کہ اگر اس دنیا کے سارے عالم کو رائی دانوں سے بھر دیا جائے۔ اور ایک چڑیا کو کہا جائے کہ ایک ہزار سال بعد آکر ایک دانہ یہاں سے لے جائے۔ تو یہ دانے کبھی نہ کبھی ختم ہو جائیں گے۔ لیکن آخرت کی زندگی کبھی ختم نہ ہوگی۔ لہٰذا اسکی تیاری زیادہ کرنی چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دنیا ملعون ہے۔ اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے۔ مگر اللہ کا ذکر اور جس کو پسند

کرے اور عالم یا متعلم (علم حاصل کرنے والا)
(ترمذی شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھ کر خود عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو بتا دے جو ان پر عمل کرے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میں ہوں آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور یہ پانچ باتیں ارشاد کیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو کچھ مقدر کر دیا ہے اسی پر راضی رہو۔
۲۔ حرام کاموں سے پرہیز کرو سب لوگوں سے زیادہ عابد بن جاؤ۔
۳۔ اپنے ہمسایہ پر احسان کرو مومن ہو جاؤ۔
۴۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کیلئے پسند کرو مسلمان بن جاؤ گے۔
۵۔ زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا دنیا میں یوں رہو گویا تم ایک پردیسی ہو یا ایک مسافر ہو جو کسی راستہ سے گزر رہے ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو نیز آپؐ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ جب تم صبح کو اٹھو تو تم اپنے دل سے شام کی باتیں مت کرو۔ اور جب شام تک زندہ رہو تو اپنے دل کو صبح کی خبر مت دو۔ بیمار ہونے سے پہلے پہلے اپنی صحت سے کچھ لے لو۔ اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ لے لو۔ کیونکہ اے عبداللہ تمہیں معلوم نہیں کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا۔ تم زندہ رہو گے۔ یا مردہ ہو جاؤ گے
(ترمذی شریف)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمینداری اور باغبانی جائیداد وغیرہ مت لو کیونکہ اس صورت میں تم دنیا پر مائل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

حضرت کعب بن عیاضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کیلئے ایک فتنہ ہوتا ہے چنانچہ میری امت کا فتنہ مال و دولت ہے۔
(ترمذی شریف)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت مدنظر ہو اور اسے صرف آخرت کا فکر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دل کا غنی بنا دے گا۔ اور اس کے بکھرے ہوئے کام جمع کر دیگا۔ اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آئے گی اور جس کے مدنظر صرف دنیا ہو اور دنیا ہی کی اسے فکر ہو تو اللہ تعالیٰ محتاجگی کو اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور اس کے تمام کام پراگندہ و منتشر ہو جائیں گے۔ اور اس کے پاس دنیا اتنی ہی آئے گی جتنی کہ اس کے حق میں مقدر ہے (ترمذی)

سیّدنا حضرت ابوذر غفاریؓ

جن کی حق گوئی مثالی تھی۔

محمد ریاض سکندر پوری ہری پور

حضرت ابوذرؓ جس قبیلہ یعنی غفار میں پیدا ہوئے ان کا پیشہ رہزنی تھا۔ لیکن ان کی طبیعت رہزنی سے بیزار تھی۔ ان کی زبان پر لا الٰہ الا اللہ کا ورد جاری رہتا۔ لوگ ان کی عبادت پر حیران ہوتے اور ان کو پاگل سمجھتے تھے۔ اس دور میں مکہ میں اسلام کے نور کی کرنیں پھیل چکی تھی۔ ایک دن حضرت ابوذرؓ کے قبیلے کا ایک آدمی مکہ گیا۔ واپس آیا تو ابوذرؓ سے کہنے لگا کہ مکہ میں ایک شخص تمہاری طرح لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ بے اختیار حضرت ابوذرؓ کے منہ سے نکلا لا الٰہ الا اللہ۔

پھر آپؓ رہبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے خود مکہ گئے اور حضورؐ سے ملے حضورؐ نے دعوت اسلام دی۔ آپؓ پہلے سے تیار تھے۔ فوراً کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام کے سپاہی بن گئے۔

حضورؐ نے ابوذرؓ کو مشورہ دیا کہ تم اپنے قبیلے میں واپس لوٹ جاؤ اور انہیں اسلام کی دعوت دو فی الحال مکہ میں اپنا اسلام پوشیدہ رکھو۔ حضرت ابوذرؓ کا دل جوش ایمان سے لبریز تھا۔ عرض کی۔ خدا کی قسم مکہ میں اپنے اسلام کا اعلان کر کے جاؤنگا۔

اب حضرت ابوذرؓ مسجد الحرام میں تشریف لے گئے وہاں مشرکین جمع تھے۔ آپؓ نے داخل ہوتے ہی بلند آواز سے کہا۔ لوگو! اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، یہ سنتے ہی کفار ابوذرؓ پر ٹوٹ پڑے اور مار مار کر انہیں لہولہان کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت عباسؓ (حضورؐ کے چچا) کا دل بھر آیا اور مشرکین کو روکا۔

حضرت ابوذرؓ نے سوچا۔ بہتر یہی ہے کہ میں اپنے قبیلے میں جاکر اسلام کی دعوت دوں۔ یہ سوچ کر انہوں نے اپنے وطن کی راہ لی۔

ان کی کوشش سے آدھا قبیلہ چند دن میں مشرف بہ اسلام ہوا۔ لیکن آدھے قبیلے نے ہجرت نبویؐ کے بعد اسلام کی دولت حاصل کی۔

حضرت ابوذرؓ بہت فیاض تھے فقیری کو بہت پسند کرتے تھے۔ عموماً ایک چادر پہنتے تھے۔ جو کچھ آپ کو ملتا تھا وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ حضورؐ کی وفات کے بعد آپؓ نے محسوس کیا کہ لوگوں میں مال و دولت کی رغبت پیدا ہوگئی ہے آپؓ سخت پریشان ہوگئے اور پوری محنت اور قوت سے مسلمانوں کو صحیح راہ پر لانے کے لئے تیار ہوگئے۔ امیر لوگوں کو آپ کی رائے سے اختلاف تھا۔

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کو انؓ سے کچھ اختلاف تھا

باقی صفحہ ۲۶ پر

مستشرقین، اور سیرت نبویؐ

نیا دام لائے پرانے شکاری

موجودہ دور کے مغربی علوم میں تعلیم یافتہ طبقوں کے ذہنوں پر جو کہ اسلام کا مطالعہ مستشرقین کے ذریعہ مغربی زبانوں میں لکھی گئی کتابوں اور مضامین سے کرتے ہیں۔ باعتبار حقائق و عقائد ایک ایسا مسموم اثر ثبت ہو جاتا ہے جس کا خود ان کو بھی احساس نہیں ہو پاتا۔ مستشرقین مغرب کے رہنے والے وہ عیسائی اور یہودی دانشور و اسکالرز ہیں۔ جنہوں نے اسلامی و مشرقی علوم کا مطالعہ کر کے اسلام کی اصل ہیئت و شکل کو مسخ کرنے کے لئے مغربی زبانوں میں بالخصوص انگریزی میں فاسد لٹریچر کے انبار لگا دیئے ہیں۔ مستشرقین ایک تحریک کی صورت میں علمی افق پر نمودار ہوئے۔ ان کی اس سازشی تحریک کی ابتدا تیرہویں صدی عیسوی سے ہوئی۔ ان لوگوں کا واحد مقصد اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپؐ کی سیرت کو عیسائی دنیا کے سیاسی مقاصد کے تحت مسخ کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا۔ درحقیقت مستشرقین کی یہ تحریک صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے ہاتھوں عیسائیوں کی مسلسل شکست کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ جنگی محاذ پر اپنی ناکامی دیکھ کر کچھ عیسائی، یہودی دانشوروں نے یہ تحریک چلائی کہ اسلام کی اساسی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔ اور پھر اس کی اصل تعلیمات کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو مسخ کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ تاکہ عام لوگ اسلام کی صحیح تعلیمات سے واقف نہ ہو سکیں۔ اور اس طرح اللہ کے دین متین کی تبلیغ و اشاعت رک جائے۔ یہ لوگ اپنی اس سازش میں ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے۔

پچھلی دو صدیوں میں مستشرقین اپنے تمام ذرائع و وسائل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر نازیبا حملے اور گمراہ کن تنقیدیں کرنے میں بروئے کار لائے۔ ان دونوں (یعنی اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی) میں مغربی مصنفین نے عیسائی دنیا کے سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے کھلم کھلا اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ صرف کیچڑ اچھالے بلکہ آپ کے اعلیٰ اخلاق و کردار کی ایک ایسی بھیانک تصویر پیش کی ہے۔ کہ جس کو پڑھ کر انسان اسلام اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دلبر داشتہ اور بدظن ہو جائے مستشرقین کے ذریعے مختلف مغربی زبانوں میں لکھی ہوئی۔ اس دور کی سینکڑوں اس قسم کی تصانیف آج بھی مغربی ممالک کے کتب خانوں میں مل جائیں گی۔ احقر نے ویسٹ انڈیز کے زمانہ قیام میں ان میں سے چند کو دیکھا بھی ہے۔

ڈاکٹر ماجد علی خاں جامعہ ملیہ دہلی

موجودہ صدی (یعنی بیسویں صدی) میں مستشرقین نے ایک نیا حربہ استعمال کیا اسلام اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر معاندانہ تنقید اور کھلم کھلا نازیبا حملے کرنے کے بجائے۔ انہوں نے نام نہاد اور خود ساختہ تاریخی حقائق کے پس پردہ اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) پر طعن و تشنیع کر کے ان کو معروضی و علمی شکل دینا شروع کی۔ ان میں سے کچھ مستشرقین نے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معاملہ میں بظاہر غیر جانبدار ہیں۔ لیکن اپنی اس غیر جانبداری کو وہ نبھا نہ پائے۔ اور بالآخر ان کے اندر کا فساد اور بغض و عناد ایک اور شکل میں ظاہر ہوا۔ ایسے مستشرقین نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی کامیابی اور اسلام کی ترقی کو مادی ترازو میں تولا اور روحانی حقیقت کو یکسر فراموش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن اللہ کی طرف سے بھیجی گئی وحی و ہدایت کی روشنی کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوا۔ (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کی مادی صلاحیتوں کی وجہ سے ہوا۔ اور اس طرح یہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت و رسالت کی نفی ایسے انداز میں کرنے لگے۔ جس کو پڑھا لکھا طبقہ (بالخصوص مغربی تعلیم یافتہ طبقہ جو کہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہا ہے) بالکل سمجھ نہیں پایا۔ اور مستشرقین کے پھیلائے ہوئے اس جال میں پھنس گیا۔ یا مادیت کے سیلاب میں بہنے لگا۔ جو مغربی اور مادی علوم کی شکل میں دنیا کو غرق آب کرنے کے لئے رواں دواں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی حیثیت ایک نبی اور رسول کی ہے۔ آپ نے دنیا کے دوسرے مصلحین و مفکرین سے مختلف وحی الٰہی سے روشنی حاصل کرتے تھے آپؐ کا ہر قول و فعل وحی الٰہی کے تابع تھا۔ (قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العظیم وما ینطق عن الھویٰ ہ ان ھو الا وحی یوحیٰ النجم) اور آپؐ پر اپنی خواہش نفسانی سے بات نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ آپ کا ارشاد (نبی) وحی ہے جو آپ پر بھیجی جاتی ہے۔ آپؐ اللہ کی ہدایت کو عالم میں عام کرنے کے لئے ایک نمونہ بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے وحی کے اس روحانی پہلو کو نکال لیا جائے۔ تو آپؐ محض ایک مصلح و مفکر رہ جائیں گے۔ آپؐ کے دور کے کفار مکہ بھی آپؐ کو ایک اعلیٰ کردار و اخلاق و صلاحیت کا انسان تسلیم کرتے تھے۔ وہ صرف آپؐ کی نبوت و رسالت (یعنی آپؐ پر بھیجی جانے والی وحی) کے منکر تھے۔ موجودہ دور کے کچھ مستشرقین نے یہی حربہ استعمال کر کے آپؐ کی ذات گرامی کو نبوت و رسالت سے الگ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے کچھ لوگ اس سے

دام فریب میں گرفتار ہو کر یہ کہنے لگے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا آپؐ کی نبوت و رسالت سے الگ کر کے اور اسلامی عقائد سے کنارہ کشی اختیار کر کے صرف مادّی انداز میں مطالعہ کیا جائے۔ جب آپؐ کی ذات گرامی سے نبوت و رسالت کو الگ کر دیا جائے گا۔ تو (میں ان حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ) پھر ایسے مطالعہ میں کیا معروضیت باقی رہ جائے گی۔ مادیت کے سیلاب میں بہنے والے ذرا کنارہ تک آئیں۔ اور کھلے دل سے اس پر غور فرمائیں۔ کیا اس ذہن کے انسان باعتبار عقائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے کفار مکہ کے مشابہ نہیں ہو جائیں گے؟

عام طور پر مستشرقین نبوت و رسالت کے اسلامی عقیدے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ کیونکہ عیسائیوں کے یہاں نبوت و رسالت کا وہ تصور نہیں ہے۔ جو اسلام نے ہمیں عطا کیا ہے۔ عیسائی اپنے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ ان کے اندر الوہیت کا ایک حصہ تھا۔ اور وہ تثلیث کے ایک عنصر تھے۔ اسلام کسی بھی انسان کے اندر شمول انبیاء و رسل الوہیت کا کوئی شائبہ بھی ماننے سے صاف انکار کرتا ہے۔ اسلام میں (نبی یا رسول) ایک ایسا انسان ہوتا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہے۔ تاکہ وہ وحی کے ذریعہ بھیجے گئے اللہ کے احکامات و اوامر کو عام انسانوں تک پہنچائے۔ اور خود بھی اس وحی پر عمل کر کے ایک عملی نمونہ پیش کرے۔ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا اس نقطۂ نظر سے مطالعہ کریں۔ تو ہم مستشرقین کے کئے گئے اعتراضات کا نہ صرف بآسانی جواب دے سکتے ہیں، بلکہ ان کے دام فریب میں بھی مبتلا ہونے سے بچ جائیں گے

انبیاء کرام علیہم السلام تمام گناہوں سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں

وہ قوم کے سامنے سب سے پہلے اپنا کردار پیش کرتے ہیں

منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

خالق کائنات نے انسان کی تخلیق متضاد قوتوں کے ساتھ فرمائی ہے۔ یعنی اس کو نیک و بد دونوں قسم کی قوتیں عطا کی گئی ہیں۔ وہ گناہ بھی کر سکتا ہے اور نیکی بھی وہ ارادۂ بد کا بھی حامل ہے اور ارادۂ خیر کا بھی اور یہی اس کے انسانی شرف کا طغرائے امتیاز ہے۔ ان متضاد قوتوں کے حامل "انسان" میں حضرت حق انسانی رشد و ہدایت اور وصول الی اللہ کے لئے کبھی کبھی کسی شخص کو چن لیتے ہیں اور اس کو اپنا نبی و رسول بنا لیتے ہیں، اس سلسلہ کی آخری کڑی ذات اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سو جب یہ ہستی "نبوت" کے لئے چن لی جاتی ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ عمل و ارادہ کی زندگی میں ہر قسم کے گناہ سے پاک اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے منزہ ہو تاکہ پیغام الٰہی کے منصب میں خدا کی صحیح نیابت کر سکے اور "او خویشتن گم است کرا رہبری کند" کا مصداق نہ ہو۔ اس طرح وہ ایک اعلیٰ درجہ کا انسان اور کامل بشر بھی ہوتا ہے کھاتا ہے پیتا ہے، سوتا ہے اور اہل و عیال کی زندگی سے بھی وابستہ ہے اور وہ ہر قسم کے عملی اور ارادی گناہوں سے پاک بھی ہے، کیونکہ وہ ہر قسم کی نیکی کے لئے ہادی و مرشد اور خدا کا نائب ہے اگرچہ وہ دوسرے انسانوں کی طرح متضاد قوتوں کا حامل ضرور ہے لیکن عمل اور ارادہ میں اس سے ہر قسم کی بدی کے ظہور کو ناممکن اور محال کر دیا ہے۔ (قصص القرآن ج۱ ص۲۲)

قارئین محترم! اہل سنت و جماعت کے تمام ائمہ کے نزدیک تمام انبیاء علیہم السلام پیدائش سے لے کر وفات تک تمام صغائر اور کبائر گناہوں سے معصوم ہیں، ماں کی گود سے لے کر قبر تک اللہ تعالیٰ ہر آن، ہر لحہ انبیاء علیہم السلام کی حفاظت فرماتے ہیں اور یہی نبی کا طرۂ امتیاز بھی ہے آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھ ایک لڑکا بکریاں چرایا کرتے تھے، ایک رات کو کہیں شادی بیاہ کی یا کسی اور خوشی کے موقع پر گانے بجانے کی محفل تھی، میں نے اپنے دوست سے کہا کہ آج تم بکریاں چراؤ میں اس شادی میں جاؤں گا اور گانا بجانا سنوں گا اور کل تم جانا میں واپس آ کر تمہاری بکریاں بھی چراؤں گا، یہ معاہدہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بکریاں اس کے حوالے کر کے مکہ کی جانب روانہ ہوئے، راستہ میں کہیں سو گئے اور پوری رات سوئے رہے، صبح جاگے یعنی ساری رات اللہ نے نیند طاری کر دی تاکہ میرا محبوب پیغمبر جو ابھی بچپن میں ہے اس گندی اور بے ہودہ مجلس میں شریک ہی نہ ہو سکے۔

حضرات یہ بھی مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہر نبی نے سب سے پہلے اپنا کردار قوم کے سامنے رکھا، اپنے بارے میں اپنی قوم سے پوچھا کہ تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کیونکہ جو منصب جلیل انبیاء علیہم السلام کو دیا گیا خود اس کا تقاضا یہی ہے کہ پہلے اپنی صفائی پیش کرو تاکہ کوئی تمہارے کردار پر انگشت نمائی نہ کر سکے، اس کی مثال پیش کرنا چاہتا ہوں جب میرے آقا نے تمام قریش کو صفا پہاڑی پر بلایا اور جمع فرمایا، اس کے بعد یہ پوچھا کہ اے قریش ذرا یہ تو بتاؤ کہ میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے تو قریش نے یک زبان کہا: ہم نے بار بار آپ کا تجربہ کیا، بار بار آزمایا لیکن سچا ہی پایا، آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، کبھی امانت میں خیانت

ختم نبوت زندہ باد
ہوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگوانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہیر احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

نہیں کی۔ آپ کی ہر ادا، ہر بات بے مثال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوں، میں اگر کہوں کہ دوسری طرف سے لشکر آرہا ہے جو تم پر حملہ کرے گا" تم یقین کرو گے؟ تمام قریش نے بیک آواز کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ کہیں یہ سامنے سے لشکر آرہا ہے تو گو وہ لشکر ہمیں نظر بھی نہ آئے، ہم کہیں گے ہماری آنکھیں تو دیکھنے میں غلطی کر سکتی ہیں لیکن آپ کی زبان سے غلط بات یا جھوٹ نہیں نکل سکتا ہے تو میرے مدنی تاجدار نے قوم کے سامنے پہلے اپنا کردار رکھا اور پھر ان کو اللہ کی توحید کی طرف دعوت دی جو قوم نے رد کر دی۔

حضرت یوسف علیہ السلام بغیر کسی جرم اور گناہ کے نو سال سے زیادہ عرصہ جیل میں رہے، جب رہائی کا مژدۂ جانفزا لے کر ان کا جیل کا دوست جیل میں پہنچا تو حضرت یوسف علیہ السلام فوراً جیل سے باہر تشریف نہیں لائے بلکہ بشارت لانے والے سے فرمایا کہ جاؤ اپنے بادشاہ سے کہو پہلے ان عورتوں کے معاملہ کی تحقیق کرے جنھوں نے مجھ پر الزام عائد کیا تھا جب بادشاہ کو پیغام پہنچا تو مصر کی تمام بیگمات کو طلب کیا، بھرے دربار میں ان سے پوچھا: کیا حقیقت ہے تمہاری جب تم نے پھسلایا یوسف کو اس کے نفس کی حفاظت سے۔ بولیں حاشا للہ ہم کو معلوم نہیں اس پر کچھ برائی۔ یعنی تمام شاہی بیگمات نے کہا: ہم نے تو یوسف (علیہ السلام) کو سچا اور سُتھرا ہی پایا ہے، ان میں کوئی برائی، کوئی عیب قطعاً نہیں دیکھا۔ اس مجمع میں عزیز مصر کی بیوی زلیخا بھی موجود ہے، بادشاہ دربار میں موجود ہے، تمام بیگمات موجود ہیں اور زلیخا ان کے سامنے بے اختیار اعلان کرتی ہے۔۔۔ انا راودتہ عن نفسہ وانہ لمن الصادقین ٥ جو حقیقت تھی وہ اب ظاہر ہو گئی۔۔۔ (ترجمہ) ہاں وہ میں ہی ہوں جس نے یوسف (علیہ السلام) پر ڈورے ڈالے کہ اپنا دل ہار بیٹھی بلاشبہ وہ بالکل سچا ہے۔ یوسف علیہ السلام قید خانے سے باہر اس لئے نہ آئے کہ کل میں ان لوگوں کو اللہ کی توحید کی طرف دعوت دوں گا، یہ مشرک ہیں یہ بار بار کہیں گے تو وہی نہیں جس نے زلیخا پر ڈورے ڈالے اور اب نبوت کا دعویٰ کرتا پھرتا ہے پہلے اپنے کردار کو تو غور سے دیکھ۔ پھر اسی واقعہ میں ذرا غور و فکر کیجئے، عزیز مصر خود حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکبازی کا اعلان کر رہا ہے، جب زلیخا نے مسکین صورت بن کر عزیز مصر سے کہا کہ یوسف نے میرے بارے میں برا ارادہ کیا ہے تو قال انہ من کیدکن ان کیدکن عظیم ٥ اے زلیخا یہ تمہارا اپنا ہی چکر ہے۔ پھر مصری عورتوں نے بادشاہ کے سامنے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکبازی کا اعلان کیا اور آخر میں زلیخا نے بھی بھرے دربار میں حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکبازی اور اپنے جرم کا صاف لفظوں میں اعتراف کیا۔

حالانکہ فطرتاً عورت میں حیاء بہت زیادہ ہوتی ہے وہ اتنے بڑے اجتماع میں قطعاً اقرار نہیں کرتی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کریم ابن الکریم ابن الکریم حضرت یوسف علیہ السلام کے دامنِ عصمت سے اس بدنما داغ کے دھبے کو دور کرنا چاہتا تھا، اس لئے زلیخا دو چار آدمیوں میں نہیں بلکہ بھرے مجمع میں اقرار کرتی ہے۔

تو ثابت ہوا کہ پیغمبر اپنی تعلیمات پیش کرنے سے بھی پہلے اپنا کردار قوم کے سامنے رکھتا ہے، اب ذرا آیئے مسیلمۂ پنجاب مرزا قادیانی دجّال شیطانی کی طرف کہ اس کا کردار کیسا ہے۔ میرے استاد محترم حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مرزائی زہر کا پیالہ پینا تو گوارہ کر لیتے ہیں لیکن آنجہانی مرزا قادیانی کے صدق و کذب اور اس کے کردار پر بات کرنا پسند نہیں کرتے کیونکہ مرزا قادیانی مرید شیطانی کی کتابیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ مرزا قادیانی کذاب تھا، دجال تھا، خائن تھا، وعدہ خلاف تھا، شراب پیتا تھا، زنا کرتا تھا، نوجوان عورتوں سے ٹانگیں دبواتا تھا حتیٰ کہ ایک شریف انسان بھی ثابت کرنا اس کو مشکل ہے اور یہ حقیقت ہے کہ یہ تمام باتیں مرزا کی کتابوں میں موجود ہیں اگر کوئی تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کر صرف مرزا قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کرے تو وہ راہِ ہدایت پا لے گا۔ ہم قادیانیوں سے خیر خواہی کے ساتھ کہتے ہیں کہ خالی الذہن ہو کر مسیلمۂ پنجاب کی کتابوں کا غور سے مطالعہ کرو تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ لیکن بقول شاعر ؎

آنکھیں اگر بند ہوں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور کیا آفتاب کا!

میری قادیانی دوستوں سے یہی درخواست ہے کہ اگر مگر کی تاویلات کو چھوڑیئے، مرزا قادیانی کی اصل کتابوں کا خالی الذہن ہو کر مطالعہ کیجئے حق واضح ہو جائے گا ؎

انہی کی مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی
انہی کا مضمون انہی کا کاغذ قلم انہی کا دوات ان کی
فقط میرا ہاتھ چل رہا ہے انہی کا مطلب نکل رہا ہے

طبی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی
○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ – تا – ۱۲ ، ۵ – تا – ۸ موسم سرما ۹ – تا – ۲ ، ۵ – تا – ۷
غرباء۔ طلباء اور طالبات کے لیے خصوصی رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم۔ ۳: عام امراض کا فارم۔ ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

دنیا کی حقیقت ۔ اشعار کے آئینے میں

"دنیا" کے بارے میں ہم یوں تو علمائے کرام سے سنتے رہتے ہیں، کہ یہ دنیا "دار المحن ہے" ہے۔ بڑی ہی بے ثبات ہے ایک بزرگ کا قول ہے کہ دنیا کو ہاتھ میں رکھنا جائز، جیب میں رکھنا جائز۔ مگر دل میں رکھنا ناجائز ہے۔ کسی اللہ والے نے فرمایا ہے۔ کہ دنیا کی مثال کشتی کی سی ہے۔ کہ پانی کے اوپر رہے تو چلتی رہے گی۔ لیکن اگر پانی اس کے اندر آجائے گی۔ تو ڈوب جائے گی

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے مختصر نصیحت کی درخواست کی تو فرمایا۔"

دنیا کے لئے اتنی محنت کر جتنا تجھے یہاں رہنا ہے اور آخرت کے لئے اتنی محنت کر جتنا تجھے وہاں رہنا ہے

بہر حال مجھے اس مضمون میں دنیا کے بارے میں اہل دل شعرائے کرام کے اشعار کا کچھ تذکرہ کرنا ہے۔ سب سے پہلے ہم تصوف کی دنیا کے عظیم شاعر جو کہ حضرت تھانویؒ کے خلیفہ مجاز بھی تھے۔ یعنی حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کے کلام سے ابتدا کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ ۔

یہ عالم عیش و عشرت کا یہ دنیا کیف و مستی کی
بلند اپنا تخیل کر یہ سب باتیں ہیں پستی کی
جہاں در اصل ویرانہ ہے گو صورت ہے بستی کی
بس اتنی ہی حقیقت ہے فریب خواب ہستی کی
کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ ہو جائے

حضرت خواجہ صاحبؒ نے یہاں دنیا کو ویرانے سے تعبیر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ آنکھیں بند ہوتے ہی یہ حقیقت افسانے سے تبدیل ہونے والی ہے۔ پھر ایک جگہ خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔"

حسن ظاہر پر اگر تو جائے گا۔
عالم فانی سے دھوکہ کھائے گا۔
یہ منقش سانپ ہے ڈس جائے گا
رہ نہ غافل یاد رکھ پچھتائے گا

حضرت نے یہاں دنیا کو منقش سانپ سے تشبیہ دی ہے۔ اور اس کے فریب سے ہمیں آگاہ کیا ہے۔ کہ ہم کہیں اس کے ظاہری حسن پر فریفتہ ہو کر اپنی عاقبت برباد نہ کر لیں۔

اسی طرح ایک اور جگہ خود کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔"

یہ دنیائے فانی ہے۔ مجذوب تجھ کو
ہوئی واہ! کیا چیز مرغوب تجھ کو
نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو
سمجھ لینا چاہیے اب خوب تجھ کو!
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

کسی مقام پر دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کرتے ہوئے یوں نصیحت فرمائی کہ

شاہین اقبال اثرؔ ، کراچی ،

تو نے منصب بھی اگر پایا تو کیا
گنج سیم و زر بھی ہاتھ آیا تو کیا
دبدبہ بھی اپنا دکھلایا تو کیا
قصر عالی شان بھی بنوایا تو کیا
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

چاہے ہم دنیا میں کتنے ہی مزے کیوں نہ لوٹ لیں یہاں تک کہ سلطنتیں بھی ہمارے قبضہ میں آجائیں۔ مگر ایک نہ ایک دن ہمیں یہ دنیا چھوڑنی پڑے گی۔ کیونکہ

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی
جان ٹھہری جانے والی جائے گی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی
تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی

اور جب ہمارے دوست احباب عزیز رشتہ دار ہمیں قبر میں اتار کر آنے لگیں گے تو ہم بزبان حال کہیں گے کہ

دبا کے قبر میں سب چل دیئے نہ دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو

یہ زمانہ ایسا ہی بے مروت ہے۔ جب تک ہمارے دم میں دم ہے تو لوگ آگے پیچھے گھومتے ہیں۔ اور جیسے ہی روح پرواز کرتی ہے۔ تو سب جلد از جلد نکالنے کی فکر کرتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھی فرماتے ہیں کہ

مال و اولاد تیری قبر میں جانے کو نہیں
تجھ کو برزخ کی مصیبت سے چھڑانے کو نہیں
جز عمل گور میں کوئی بھی تیرا یار نہیں
کیا قیامت ہے کہ تو اس سے خبردار نہیں

ہمارے حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ہم یہ اسباب معصیت قبر میں نہیں لے جاسکتے۔ خصوصاً ٹی وی جسے ہم وقت پاس کرنے کا ذریعہ تصور کرتے ہیں۔ کیا یہ ہمارے ساتھ قبر میں جا سکتا ہے؟ دنیا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت فرماتے ہیں کہ

یوں تو دنیا دیکھنے میں کس قدر خوش رنگ تھی
قبر میں جاتے ہی دنیا کی حقیقت کھل گئی

کسی نے دنیا کے فریب سے اس طرح آگاہ کیا۔

دیکھو دنیا کی چاہ مت کرنا
تم تو اس سے نباہ مت کرنا
اس کو دل میں نہ تم بسا لینا
یہ کبیرہ گناہ مت کرنا
یہ کہ ظاہر میں ایک دلہن ہے
تم تو اس سے بیاہ مت کرنا
یہ حقیقت میں ایک بڑھیا ہے
اس سے اپنا نکاح مت کرنا

آبِ زم زم کی برکات

از جناب محمد اسلم رانا لاہور

حال ہی میں چار برطانوی معذورین آب زم زم پینے سے صحت یاب ہو گئے۔ وہ چاروں پاکستانی ہیں اور لندن میں واقع معذوروں کے ایک ادارہ سے مملکت سعودیہ کے دورے پر آئے تھے خوش قسمت ۹ سالہ بچی ریحانہ ولد محمد اعظم، دس سالہ رضیہ بیگم، تیرہ سالہ لڑکی ارم فاروق اور ساٹھ سالہ احمد دین کو حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے شفا نصیب ہو گئی۔

محمد اعظم نے آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے بتایا کہ ریحانہ کے ہاتھ پاؤں پیدائشی مفلوج تھے۔ ہم نے لندن کے بہت سے ڈاکٹروں اور ماہرین کو دکھایا۔ پر وہ علاج نہ کر سکے۔ اتنے میں ہمیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کا سنہری موقع ہاتھ آ گیا۔ بچی نے عمرہ ادا کر کے تھوڑا سا آب زم زم پیا۔ تو میں نے اس میں کچھ تبدیلی محسوس کی۔ وہ ہاتھ پاؤں ہلانے لگی۔ مجھے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آتا تھا۔ اسی طرح ایک دوسرا واقعہ ہے کہ آب زم زم پیتے ہی رضیہ کی بینائی لوٹ آئی۔ یہ سن کر اس کے والدین کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی۔ اس کے والد نے کہا ہم نے کئی ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ لیکن بے سود۔ الحمد للہ کہ ہماری لڑکی کو آنکھیں مل گئیں۔ تیسری لڑکی ارم گونگی تھی۔ وہ بول اٹھی اور خوشی سے ناچنے لگی۔ پہیوں کی کرسی پر بیٹھنے والا مفلوج احمد دین اب باآسانی اپنے ہاتھ پاؤں ہلا سکتا ہے۔

اخباری بیان دیتے ہوئے مسلم ورلڈ لیگ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف نے احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آب زم زم کے طبی خواص کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کئی مریض جو جدید ایجادات اور طبی سہولتوں سے شفا نہیں پا سکے تھے۔ اب آب زم زم پی کر تندرست ہو گئے۔

(مسلم ورلڈ نیوز ۲۹ مئی ۱۹۸۹ء)

تم بھی اس سے اثر نہیچ رہنا!
اپنی عقبیٰ تباہ مت کرنا

ایک شاعر نے بڑے ہی موثر انداز میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

جو چمن سے گذرے تو اے صبا تو یہ کہنا بلبل زار سے
کہ خزاں کے دن بھی ہیں سامنے نہ لگا تو دل بہار سے

اسی کو کسی نے یوں کہا ہے کہ۔

باغ یہ کب تلک یہ گلے کب تلک
مثل بلبل کرے یہ نغمگی کب تلک
فکر صیاد بھی کیجئے اسیر چمن
بیٹھے پردیس میں آپ ذکر وطن

اسی بات کو حضرت خواجہ صاحب نے بڑے ہی واضح انداز میں بیان کیا ہے۔ اور ان کے یہ اشعار حضرت تھانوی صاحب نے اپنے کمرے کی دیوار پر بھی آویزاں کروائے ہوئے تھے۔ کہ

رہ کر دنیا میں بشر کو نہیں زیبا غفلت
موت کا دھیان بھی لازم ہے ہر آن رہے
جو بشر آتا ہے دنیا میں کہتی ہے قضا
میں بھی پیچھے چلی آتی ہوں ذرا دھیان رہے

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ!

جی کسی سے یہاں لگانا کیا
نہش دے گا تجھے زمانہ کیا
چند رنڈوں سے درس عبرت لے
آزمودہ کو آزمانا کیا

کیونکہ ہم سے پہلے بہت سے لوگ دنیا کے جب میں آئے۔ مگر موت کے ہاتھوں مجبور ہو گئے اس لئے ہمیں تجربہ کی بجائے ان لوگوں سے سبق لینا چاہئے جو ہم سے قبل اس جال میں پھنس چکے ہیں۔ اور انہیں بہت سی حسرتیں لئے خالی جانا پڑا۔ کیونکہ

سب کے سب ہیں رہرو کوئے فنا
جا رہا ہے ہر کوئی سوئے فنا
بہہ رہی ہے ہر طرف جوئے فنا
آتی ہے ہر چیز سے بوئے فنا

ہر طرف دنیا کی فنائیت کے آثار نمایاں نظر آرہے ہیں۔ اور

دفعتاً سر پہ جو آن پہنچے اجل
پھر کہاں تو اور کہاں دار العمل
جائے گا یہ بے بہا موقع نکل
پھر نہ ہاتھ آئے گی عمر بے بدل

اس لئے!

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
عمر یہ اک دن گذرنی ہے ضرور
قبر میں میت اترنی ہے ضرور

مگر ہمارا حال یہ ہے کہ!

قدم سوئے مرقد نظر سوئے دنیا
کہاں جا رہا ہے۔ کدھر دیکھتا ہے

ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمیں قبر کی طرف لے جا رہا ہے۔ مگر!

دار فانی یہ مر رہے ہیں ہم
ہائے یہ کیا ظلم کر رہے ہیں ہم
پھول چننے چمن میں آئے تھے
خار دامن میں بھر رہے ہیں ہم

کسی نے اپنے اشعار میں یہ نصیحت کی کہ

ہو کے خاک سے قبر کو مت بھولو
آخرت کے سفر کو مت بھولو
یہ جو دنیا ہے ایک رستہ ہے
تم مسافر ہو گھر کو مت بھولو

بس یہی ہماری بھول ہے کہ ہم راستوں کی رنگینیوں میں گم ہو گئے ہیں۔ ایک مرتبہ خواجہ صاحب حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوری کے ساتھ کار پر سفر کر رہے تھے۔ ان دنوں لکھنؤ میں وائسرائے آنے والا تھا۔ سارے شہر کو خوب سجایا گیا تھا۔ اور شہر جگمگ جگمگ کر رہا تھا حضرت خواجہ صاحب نے حضرت پھولپوری سے کہا

باقی صفحہ ۲۵ پر

بلیغ و شیریں

رشدی کی شیطانی کتاب

ٹھوس اور عملی —— اقدامات کی ضرورت

رسوائے زمانہ کتاب شیطانک ورسز اور مسٹر رشدی کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورت حال انتہائی سنگین ہو چکی ہے دنیا بھر کے اعدائے اسلام اور اس کے بدبخت مصنف کی حمایت میں میدان عمل میں آ چکے ہیں۔ "آزادی تحریر و تقریر" کے بہانے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے اور رائے عامہ ہموار کرنے کا تہیہ کرنے کے ساتھ ساتھ بھرپور طباعت اور اس کے مقامی تراجم بھی شائع کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔

علاوہ ازیں اہل اسلام کے مظاہروں جلوسوں اور قرار دادوں کو وحشیانہ اور ظالمانہ قرار دے کر تمام مطالبات مسترد کر دیئے گئے۔ حتیٰ کہ بعض ممالک میں مظاہروں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی دھمکی بھی دے دی گئی۔ ان تمام حقائق کو یکجا کیا جائے تو ایک بات یقینی طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ اعدائے اسلام اس بات کا تہیہ کر چکے ہیں کہ اہل اسلام کے مقابل ایک متفقہ محاذ بنایا جائے۔ اور گاہ بگاہ اہل اسلام کے قلوب پر نمک پاشی ہوتی رہے۔ چنانچہ اس کتاب کے بعد اخبار نے سرور دو عالم ﷺ کی فرضی تصویر شائع کر کے اہل اسلام کے زخموں پر مزید نمک چھڑکا۔ پھر اہل اسلام کے عقائد پر طنزیہ مضمون شائع کئے۔ اسلامی قوانین کا بر سر عام مذاق اڑایا گیا۔ اور پوری اسلام دشمن طاقتوں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔

لیکن انتہائی افسوس اور شرم کی بات یہ ہے کہ اہل اسلام ان حقائق کو جاننے کے باوجود خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوئے۔ ان میں اتحاد و اتفاق کے بجائے۔ اختلاف و افتراق کی فضا قائم ہے۔ اخوت و مودت کے بجائے عداوت و نفرت موجود ہے وہ ابھی تک بکھرے پڑے ہیں کہیں رنگ و نسل کی دیواران میں مانع ہے تو کہیں زبان و کلچر نے ان کا شیرازہ بکھیر دیا ہے تو کہیں فروعی مسائل میں الجھ کر حقیقی مسائل سے لاپرواہ ہو گئے قرآن پاک نے واضح طور پر کہا تھا کہ

ولاتنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم

اگر آج اسلامی ممالک پر ایک نظر کی جائے تو واضح ہو گا کہ قوت و طاقت کے باوجود غیروں کی آغوش میں پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہیں۔ ان کے آگے ہاتھ پھیلانا معمول بن چکا ہے۔ کاش کہ ہم آپس میں اتحاد

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

و اتفاق کی فضا پیدا کریں۔

اس نازک موقع پر آیت اللہ خمینی کے بیان کے علاوہ کسی بھی اسلامی ملک سے کوئی بھی قابل ذکر بیان اور اعلان سامنے نہیں آیا۔ قرار دادیں اور تجاویز کا دور گزر چکا ہے صرف کتاب پر پابندی لگنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ ضرورت ٹھوس اور عملی اقدام کی ہے۔ اور جب تک ہم یہ قدم نہیں اٹھائیں گے۔ مسئلے کا حل ناممکن سا ہے۔

ہم تمام اسلامی ممالک عرب ممالک بالخصوص سعودی عرب کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس نازک موڑ پر آپ ہی کوئی قدم اٹھا لیجئے۔ قرار دادیں اور کتاب پر پابندی الگ بات ہے لیکن دوسرے ممالک میں اس موضوع پر ٹھوس اور عملی اقدامات اٹھائیے۔ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ دنوں ایک ظلم پر آپ کے ردعمل نے کیا کچھ کرنے پر مجبور کر دیا تو اب مسئلہ آپ کی ذات یا دنیا کے کسی مسلمان کی ذات کا نہیں۔ بلکہ اس ذات گرامی قدر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جس پر دنیا کے تمام مسلمانوں کو قربان کر کے بھی یہ ہی کہا جائے گا کہ

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

آج سارے عالم کی نظریں اسلامی ممالک بالخصوص آپ پر لگی ہوئی ہیں۔ آپ اس مسئلے پر جو عملی قدم اٹھائیں گے اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے جو اعلان کریں گے۔ دنیا کے تمام مسلمان آپ کے ساتھ ہوں گے اور انشاء اللہ العزیز دنیا میں ایک مرتبہ پھر سے یہ منظر دکھائی دے گا کہ جب اہل اسلام متفقہ طور پر قدم اٹھاتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا راستہ نہیں روک سکتی۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میدان مگر جھکی تو نہیں۔

خادم حرمین شریفین ہونے کے ناطے اس ذمہ داری کو نبھانا آپ کا اولین فریضہ ہے

مانچسٹر ویسٹرن نیوز نے ۲۱ فروری کی اشاعت میں کیمبل (جو ہم جنس پرستی کے حامی بھی ہیں) کا ایک کھلا خط شائع کیا ہے اخبار اس پر عنوان یہ باندھا ہے ہم جنس پرستی کی مخالفت ٹوری پارٹی کے اصولوں کے منافی ہے اور تفصیلی خبر یہ دی ہے کہ۔

ایک ٹوری کونسلر یعنی تھیچری گروپ ہے مسٹر فلپ بیٹ نے کہا ہے کہ ہم جنس پرستی کوئی ایسا مذموم غیر فطری اور گھناؤنا فعل نہیں ہے کہ اس پر پابندی عائد کی جائے اس نے کہا کہ دو مردوں کے درمیان ایک عاشقانہ اور جنسی تعلق کا ہونا ویسی ہی بات ہے جیسی ایک میاں بیوی کے درمیان قدرتی رشتہ ہوا کرتا ہے۔

۱۹۶۷ء میں پارلیمینٹ یعنی برطانوی دارالعوام کو ہم جنس پرستی کی آزادی پر قانون بنانا پڑا۔ تاکہ اس فعل کو غیر قانونی نہ کہا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ٹوری پارٹی (یعنی تھیچری گروپ) سب انسانوں کی آزادی کی

قائل ہے۔ جو برطانوی تخت و تاج کا ایک قانون و اصول ہے۔ اور اگر اس فعل کو غیر قانونی بنایا جائے تو حکومت برطانیہ کو اپنے اصولوں سے منحرف ہونا پڑتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ انسانیت کا تقاضا یہی ہے کہ انسان کی خفیہ خواہشات یا امنگوں کو قانون کی سختی سے ہرگز نہ دبایا جائے۔

جب آزادی کے نام پر انتہا درجے کی بے غیرتی کا یہ منظر دکھایا جائے۔ اور اسے قانونی سرپرستی بھی حاصل ہو تو شرافت و اخلاق کا جنازہ کس دھوم سے نکلے اس سے ہر عقل مند شخص واقف ہے "آزادی" کے نام نہاد دعوے نے یورپی ممالک کو کس کنارے لا کھڑا کیا ہے وہ اب محتاج تبصرہ نہیں رہا۔ اسی ایک خبر نے ان کی تہذیب شرافت اور اخلاق کے دعویٰ کا بھانڈہ پھوڑ کر رکھ دیا ہے فاعتبروا یا اولی الالباب

تحریک ختم نبوت منزل بمنزل

قادیان سے پاکستان تک

۷ ستمبر پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم ترین دن ہے

۷ ستمبر کا دن پاکستان میں "یوم فضائیہ" کے طور پر خصوصی اہتمام و انتظام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ دین اسلام کی بنیاد کے اساس "ختم نبوتؐ" کے حوالے سے اس مبارک و متبرک دن کی اہمیت و افادیت اہل پاکستان کے کسی بھی طبقے کو یاد نہیں رہی۔ صد افسوس ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا!
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

سابق وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں قومی اسمبلی کی جانب سے مدعی نبوت مرتد و کذاب مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں اور اس کے حواریوں کو زبردست ملک گیر عوامی تحریک کے نتیجے میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے تاریخ ساز فیصلے کی نسبت کی وجہ سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن قومی و ملی تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ایک سنگ میل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں جنگ آزادی سمیت چلنے والی تمام تحریکات کا اگر بغائر نظر مطالعہ و مشاہدہ کیا جائے۔ تو یہ حقیقت خود کر سامنے آجاتی ہے کہ طوالت عمر اور قربانی و ایثار کے اعتبار سے "تحریک ناموس ختم نبوتؐ" کی نظیر اور مثال کا ملنا محال ہے۔ تحریک ختم نبوت وہ عظیم مقدس تحریک ہے جس کا آغاز تقسیم ہند سے قبل فرنگی دور حکومت میں ہوا۔ جب فرنگی سامراج کے خصوصی ایجنٹ مرزا غلام قادیانی نے دین اسلام میں تحریف اور مسلمانوں کو باہم متصادم کروا کر چھوٹے چھوٹے گروہ میں منقسم کرنے، کھلم کھلا اعلانیہ دعویٰ نبوت کرکے جہاد کو حرام قرار دینے، حکومت فرنگ کی اطاعت کو جائز قرار دینے، اسلام کے بنیادی عقائد کی دھجیاں بکھیرنے، احادیث نبوی اور اسلامی شعائر کی برملا توہین کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ تو سب سے پہلے لدھیانہ کے علمائے کرام

تحریر۔ حافظ محمد ابراہیم بندھانی کراچی

اور مفتیان دین نے اس متعفن گروہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور فتنہ سامانیوں کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے قادیانی گروہ کے دائرہ اسلام سے اخراج کے بارے میں فتویٰ صادر فرما کر ملت اسلامیہ کو اس باطل گروہ کے دجل و فریب سے محفوظ رہ کر اس موذی گروہ کا بروقت قلع قمع کرنے کا مشورہ دیا۔ فرنگی حکمرانوں نے مرزا قادیانی کو تمام سرکاری وسائل اور کثیر سرمایہ فراہم کرکے اپنے اس ناپاک مکروہ منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی حتی المقدور مساعی کرنی شروع کردیں۔ کہ مسلمان قوم قادیانی گروہ کو اپنے دین اسلام کا ہی ایک حصہ یعنی ایک فرقہ وارانہ گروہ سمجھ لینا شروع کردیں۔ فرنگی سامراج کی اس خوفناک بھیانک سازش کو ناکام بنانے کی غرض سے پیر طریقت حضرت مہر علی شاہ گولڑہ شریفؒ، امام المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، اور دیگر زعمائے اکابرین ملت نے تحریر و تقریر، مناظرے و مباہلے سمیت ہر سطح پر اپنے اپنے انداز میں اس سامراجی سازشی ٹولے کو بے نقاب کرنے اور اس کے تعاقب اور محاسبے کے عمل کو تیز تر کردینے کا عزم صمیم کرکے میدان کارزار میں کود پڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی کاوشوں کی بدولت شاعر مشرق حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ پر جب قادیانیت کے خط و خال اور ان کے ناپاک عزائم آشکارا ہوئے تو پھر علامہ اقبالؒ نے متعدد مواقع پر اپنے اس راسخ عزم کا اظہار کیا کہ "ہر ایسی مذہبی جماعت یا گروہ جو تاریخی طور پر دین اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت کے نظریے پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے تو مسلمان اسے وحدت کے لئے لازمی خطرہ محسوس کرے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت ختم نبوتؐ سے ہی استوار ہوتی ہے۔ قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔ اور یہ اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے

گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔" کرہ ارض پر فرنگی استعمار کی مخالف سب سے بڑی جماعت "مجلس احرار اسلام" کی تشکیل کے بعد جماعت احرار کے دوراندیش اور عاقبت نظر رکھنے والے جرأت و استقامت کے پیکر سرفروش راہنماؤں نے قادیانی گروہ کی سرگرمیوں، مرزا غلام قادیانی کی من گھڑت بے ہودہ دعوؤں اور اس کے انبیاء علیہم السلام، ازواج مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ کی شان اقدس کے خلاف گستاخانہ اور اہانت آمیز لٹریچر کا بغور مطالعہ و جائزہ کر لینے کے بعد قادیانی گروہ کو فرنگی سامراج کا وفادار اور دین اسلام کا غدار اور بدترین دشمن قرار دے کر سرور کائنات، فخر موجودات آنحضرت

انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ خواہ ظلی ہو یا بروزی نہ صرف اسلام پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے۔ بلکہ یہ مسلمانوں میں انتشار عظیم پیدا کرنے کا باعث بھی ہے یہ گروہ برٹش امپیریلزم کا کھلا ایجنٹ ہے۔ انگریزوں نے اس سے مسلم ممالک میں جاسوسی کا کام لیا ہے۔ انہوں نے انگریز آقاؤں کی غلامی کے لئے اپنی نبوت کا ڈھونگ رچا کر الہام کی زبان میں سند مہیا کی ہے۔ غرض قادیانیوں کا وجود مسلمانوں کی داخلی زندگی کے لئے اسرائیل سے زیادہ خطرناک ہے"۔ جماعت احرار نے فتنہ قادیانیت کے تعاقب و مقابلے کے دائرہ کار کو وسعت دینے اور اس

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے فوری بعد جبکہ ابھی عوام کے کانوں میں ملک کی بانی جماعت مسلم لیگی راہنماؤں کی جانب سے تحریک پاکستان کے دوران لگائے گئے۔ دلکش نعروں" پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ، قانون ریاست کیا ہوگا؟ محمد رسول اللہ" کی صدائے بازگشت بھی ختم نہ ہونے پائی تھی اور دوسرے قیام پاکستان کے وقت دین اسلام کی سربلندی کی خاطر اور نئی مملکت پاکستان میں عدل و انصاف اور اخوت و مساوات پر مبنی حقیقی اسلامی نظام کے نفاذ کا عزم صمیم کر کے جان و مال اور عزت و آبرو کی بیش بہا قربانیاں دے کر آگ اور خون کا سمندر عبور کر کے

قادیانیت ایک ناسور ہے اگر حکومت نے اسکا آپریشن نہ کیا تو یہ سارے جسم کو تباہ کر دیگا۔ (امیر شریعتؒ)

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر اور ختم نبوت کا پرچم سربلند رکھنے کی غرض سے ہر قسم کے مصائب اور ابتلاء و نتائج سے بے پرواہ ہو کر فرنگی سامراج کی کوکھ سے جنم لینے والے فتنہ قادیانیت کا قلع قمع کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ سرفروش احرار قائدین نے پوری غیرت ایمانی کے ساتھ فرنگی سرکار کے مادی وسائل کے بل بوتے پر پرورش پانے والے منکرین ختم نبوت قادیانی گروہ کی مکمل سرکوبی کرنے اور امت مسلمہ کو مرزا قادیانی کے باطل نظریات و کافرانہ افکار کے خبیث اثرات سے باخبر کر کے مکمل طور پر محفوظ رکھنا اپنی زیست کا سب سے اعلیٰ و ارفع مشن قرار دے دیا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء میں کفر گڑھ "قادیان" کی سرزمین پر مجلس احرار کے دفتر کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جماعت کے مرکزی صدر رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ نے فرمایا "اگر میں اور میرے رفقائے کار ناموس ختم نبوت کے مشن کو پورا کرتے ہوئے غلام قادیانی کے حواریوں کے ہاتھوں قتل بھی کر دیئے جائیں تو یہ سودا مہنگا نہیں۔ مگر سرور کونین خاتم النبیین آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اس کفر کے ہاتھ سے محفوظ رہنی چاہیے۔ مفکر احرار چوہدری افضل حقؒ نے قادیانیت کے ناپاک عزائم اور خطرناک ریشہ دوانیوں کا اپنے مخصوص مدبرانہ

مسئلہ کو مسجد و منبر کی حدود سے باہر نکال کر ہمہ گیر عوامی تحریک بنانے کی غرض سے ایک منظم پروگرام اور ایک جامع حکمت عملی اپنائی۔ مرکزی قائدین اور احرار سے وابستہ آتش فشاں مقرر اور شعلہ بیاں خطباء حضرات ملک کے طول و عرض میں پھیل کر عام جلسوں کے ذریعے فتنہ قادیانیت کے شب و روز بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے ناقابل تسخیر بند باندھنے کے لئے سرگرم عمل ہو گئے بالخصوص شہنشاہ خطابت، امام المجاہدین مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنی ساحرانہ خطابت اور شعلہ بیانی سے اہل کفر قادیان کی زندگی ہی تلپٹ کر کے رکھ دی۔ اور یہ ایک ناقابل تردید تاریخی حقیقت ہے کہ آج امت مسلمہ کا بچہ بچہ جس طرح قادیانی گروہ کی غیر مسلم حیثیت اور سامراج کی ناپاک ذریت ہونے کے حوالے سے کما حقہ واقف اور آشنا ہے وہ صرف اور صرف مرد قلندر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے جرأتمندانہ کارناموں اور ناقابل فراموش جدوجہد اور قربانیوں کا ثمر ہے۔ برصغیر کے نامور صحافی و شاعر مولانا ظفر علی خانؒ نے حضرت بخاریؒ کی خدمات کا ان اشعار میں اعتراف کیا کہ"

یہ جانا کہ بھول جائے گا قادیاں میرے تحائف کو
مگر کیا وہ بھلا سکتا ہے سوغاتیں بخاری کی

آنے والے زخموں سے چور چور مسلمانوں کی چیخ و پکار کی گونج بھی فضاؤں میں کسی نہ کسی حد تک موجود تھی۔ مسلم لیگی راہنماؤں نے نوزائیدہ اسلامی ریاست مسلمانان برصغیر کی تمناؤں اور آرزوؤں کے سنگم پاکستان کی پہلی کابینہ کی تشکیل کا اعلان کیا۔ تو مسلمان حیران و ششدر رہ گئے۔ گویا یہ اعلان ان کیلئے برق گرنے سے کسی طور کم نہ تھا۔ معماران پاکستان کے دل و دماغ میں یہ سوال کانٹا بن کر چبھ رہا تھا۔ کہ کیا ہم نے یہ جانگداز روح فرسا قربانیاں اسی لئے دی تھیں۔ کہ ہمارے پیارے اسلامی وطن کا پہلا وزیر خارجہ سامراج کا حاشیہ بردار، فرنگی استعمار کا وفادار، ختم نبوت کا غدار سر ظفر اللہ قادیانی کو بنا دیا جائے؟

اسلام کے ٹھیکیداروں اور دو قومی نظریے کے دعویداروں کا منکرین ختم نبوت قادیانی کو خالصتاً اسلامی ریاست کی حکومت میں اس قدر اعلیٰ اور اہم ترین منصب پر فائز کرنے کا یہ مسلمانان برصغیر اور شہدائے پاکستان سے صریح غداری کے مترادف ایسا المناک و اندوہناک اقدام تھا۔ جس کے تباہ کن اثرات و ثمرات آج تک اس بدنصیب قوم کو بھگتنا پڑ رہے ہیں۔ وزیر خارجہ بنتے ہی سر ظفر اللہ قادیانی نے حکومت پاکستان کے اس سینئر ترین عہدے

اگر ختم نبوت کیلئے میں اور میرے ساتھی قتل بھی ہو جائیں تو یہ سودا مہنگا نہیں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی

سے بھرپور جائز و ناجائز فائدے اٹھانا شروع کر دیئے اس نے ایک منظم منصوبے کے تحت تمام اہم اعلیٰ سرکاری اداروں کے بڑے بڑے عہدوں پر نہ صرف قادیانی حضرات کا تقرر کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ شومئی قسمت بیرون ممالک جانے والے وفود میں بھی قادیانی مبلغین کو شامل کرکے دیگر اسلامی ریاستوں میں دین اسلام کے مقدس نام کی آڑ میں اپنے کفریہ عقائد و باطل نظریات کی سرکاری وسائل کے ساتھ تبلیغ و تشہیر کا آغاز بھی کر دیا۔ جب قادیانی گروہ کی اسلام دشمن سرگرمیاں حد سے تجاوز کرنے لگیں تو مرد قلندر، مجاہد حریت، اسلام اور مسلمانوں کے سب سے خطرناک موذی دشمن "فرنگی استعمار" کو برصغیر سے مار بھگانے والے شیر دل انسان حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیانیت کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک مرتبہ پھر نئے ولولے، حوصلے اور سرفروشی کے جذبے کے ساتھ امت مسلمہ کی قیادت کے لئے میدان کارزار میں آنے پر مجبور ہو گئے۔ حضرت بخاریؒ نے "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد اٹھائی جس کا پہلا صدر بھی آپ ہی کو متفقہ طور پر منتخب کیا گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر شریعتؒ نے فرمایا "مسئلہ ختم نبوت جان اسلام اور روح اسلام اور روح قرآن ہے۔ اگر مسلمان عقیدہ ختم نبوت سے بال برابر بھی ادھر ادھر ہو جائیں گے تو پھر نہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن باقی رہتا ہے۔ اور نہ ہی خدا کا وہ تقدس اور توحید باقی رہتا ہے۔ جن پر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کرام متفق ہیں۔ قادیانیت اس روح پر، اس جان قرآن، اور جان اسلام پر مرتدانہ ضرب کاری ہے۔ میں اس کے استیصال کو ہر مسلمان کے لئے فرض جانتا ہوں۔ اور اپنی زندگی کی آخری بازی بھی، پاکستان کے جسم میں یہ سیاسی ناسور ہے۔ اگر حکومت نے اس کا بروقت آپریشن نہ کیا تو یہ ناسور سارے جسم کو تباہ کرکے رکھ دے گا۔" مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانی گروہ کو غیر مسلم اور سیاسی اقلیت قرار دینے، ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے باز رکھنے، سرکاری کلیدی اسامیوں سے تمام قادیانیوں کو برطرف کرنے، نیز قادیانیوں کے تمام رسائل و جرائد سمیت ہر قسم کے لٹریچر کو فی الفور ضبط کرکے ان کو اندرون ملک و بیرون پاکستان دین اسلام کی آڑ میں اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ سے روکنے سے متعلق مطالبات منوانے کے لئے تقریباً ۵ سال آئین و قانون کی حدود میں رہتے ہوئے پرامن تحریک چلائی لیکن حکومتی سطح پر کسی قسم کی کوئی شنوائی نہ ہوئی اور دوسری طرف منکرین ختم نبوت قادیانی گروہ کی فتنہ سامانیاں اور سازشیں روز بروز بام عروج پر چڑھتی ہی جا رہی تھیں۔ تو پھر بالآخر بامر مجبوری سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ملک کے تمام مکتب فکر کے مقتدر و جید علماء کرام کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرکے بھرپور ملکی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا۔ مسلم لیگی حکومت نے مولائے کل، دانائے سبل، فخر الرسل آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس سے متعلق جائز و برحق مطالبات تسلیم کرنے کی بجائے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، اور مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سمیت علماء کرام کو پس دیوار زنداں کرکے صوبہ پنجاب میں مارشل لاء نافذ کرکے رسوائے زمانہ جنرل اعظم کے ہاتھوں جانثار و فداکاران ختم نبوت کے مقدس و متبرک خون سے اس طرح سفاکانہ و بہیمانہ طور پر ہولی کھیلی گئی۔ گویا کوفے میں یزیدیوں کے ہاتھوں قافلہ حسینؓ کی تباہ کاریوں کی تاریخ دوبارہ دہرائی جا رہی ہو۔ درندہ صفت حکومت نے شمع رسالت کے ہزاروں پروانوں اور دیوانوں کو جام شہادت نوش کروا کر بظاہر اس عظیم تاریخی تحریک کو ٹھنڈا کر دیا۔ تاہم اس تحریک کی بہت بڑی کامیابی اور اسی کا فیضان کرم تھا کہ پوری ملت اسلامیہ قادیانی گروہ کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی سنگینی سے نہ صرف کماحقہ طور پر آشنا ہو گئی بلکہ مسلمانان عالم کے بچے بچے کے دل میں قادیانی گروہ کے خلاف نفرت و حقارت کے شعلے بھڑک اٹھے۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء میں نشتر کالج ملتان کے کچھ طلباء نے جو سیر و تفریح کی غرض سے بذریعہ ٹرین سفر کر رہے تھے۔ جب "ربوہ" کے ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوتؐ زندہ باد کا نعرہ لگایا تو قادیانی غنڈوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ جس کی وجہ سے پورے ملک میں سامراج کی اس ناپاک ذریت کے خلاف ایک مرتبہ پھر غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، مولانا تاج محمودؒ، اور مولانا غلام اللہ خانؒ نے باہمی صلاح و مشورے کے بعد اس واقعہ کو بنیاد بنا کر قادیانیت پر فیصلہ کن ضرب کاری لگانے کا عہد کر لیا۔ تمام اہم مذہبی و سیاسی جماعتوں نے اپنے مشترکہ اجلاس میں حضرت العلامہ محمد یوسف بنوریؒ کی قلندرانہ و درویشانہ زیر قیادت مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کرکے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور قادیانی گروہ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرانے کے لئے ملک گیر تحریک شروع کر دی گئی۔ حضرت علامہ بنوریؒ نے ٹانگوں میں شدید تکلیف اور ضعیف العمری کے باوجود ملک کے طول و عرض کا طوفانی دورہ کرکے اور ایک ایک دن مختلف مقامات پر کئی کئی عام جلسوں سے خطاب کرکے اس تحریک کو ایک نیا حوصلہ و ولولہ، ہمہمہ اور طنطنہ بخشا۔ ابتداء میں بھٹو حکومت نے مجلس عمل کے مرکزی قائدین اور علماء کرام کو بڑے پیمانے پر گرفتار کرکے اور کارکنوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر تحریک کو دبانے کی کوشش کی لیکن آغا شورش کاشمیریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، نوابزادہ نصر اللہ خان، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا غلام اللہ خانؒ، سید مظفر علی شمسیؒ، مولانا سید عطاء المنعم ابوذر بخاری، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید جیسے جرأت و استقامت کے پیکر، مجسم اکابرین ملت نے ہر قسم کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر اپنی آتش نوائی کے ذریعہ پورے ملک کے عوام میں اس قدر جوش و خروش پیدا کر دیا کہ

باقی صفحہ ۲۵ پر

گستاخیٔ رسولؐ کے دو کردار

مرزا قادیانی (اور) شیطان رشدی

تحریر:۔ مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مولانا احمد میاں حمادی مدظلہ، ٹنڈو آدم سندھ !!؟

"قادیانیوں کی گہری سازش کے تحت شیطان رشدی ملعون نے سرورِ کائنات رسول عربی علیہ الصلوٰۃ السلام کی ناقابل تصور توہین کر ڈالی۔ جب کہ معمولی توہین کرنے والا بھی بالاتفاق واجب القتل ہے۔

قادیانیوں کی سازش یوں تھی کہ وہ ہر تبدیلی کے وقت اپنے مفادات کے لئے ہاتھ پاؤں چلاتے ہیں۔ موجودہ حکومت انہوں نے بڑی نے بڑی بڑی اعانت حاصل کیں۔ انہیں یقین تھا کہ مسلمان اس پر احتجاج کریں گے۔ لہٰذا مسلمانوں کی توجہ دوسری طرف لگانے کے لئے شیطان رشدی کا ڈرامہ رچایا۔ اور شیطان رشدی نے امت مسلمہ کی غیرت ایمانی کو للکارا۔ امت مسلمہ نے بھرپور عمل کیا۔ اس سے قادیانیوں اور شیطان رشدی کی سرپرست حکومت برطانیہ کو بھی چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ اور خود شیطان رشدی ذلت اور خواری کا نشان بن کر اور مبتلائے خوف و ہراس ہو کر جیتے جی ایک طرح سے مر گیا۔"

قادیانیوں کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ یہ کمینہ حرکت خود ان کے لئے ہی تباہی اور رسوائی کا سامان بنے گی۔ چنانچہ اس شیطانی حرکت کے نتیجہ میں مسلمانوں کو اپنا بھولا سبق یاد آ گیا۔ وہ یہ کہ سرورِ کائنات رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گستاخ متفقہ طور پر واجب القتل ہے۔ اس شیطانی حرکت کے بعد پھر سے پورے عالم اسلام نے از سرِ نو متفقہ طور پر یہی فیصلہ دے دیا۔

ذیل میں مرزا غلام قادیانی ملعون کے گستاخی رسول پر چند حوالے پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ فیصلہ کرنا قارئین کرام کا کام ہے کہ شیطان رشدی بڑا گستاخ ہے یا مرزا غلام قادیانی اور اس کے پیروکار؟ نیز یہ فیصلہ کرنا بھی قارئین کرام کے ذمہ ہے کہ ایک سلمان رشدی کے خلاف جب اتنا زبردست ردعمل ظاہر ہوا تو کیا باقی شیطان رشدیوں،

قادیانیوں کے خلاف خاموشی زیب دیتی ہے جبکہ مرزا قادیانی کے حوالوں سے ہر منصف مزاج اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اگر شیطان رشدی سے بڑھ کر نہیں تو قادیانی کسی طرح بھی کم نہیں۔ اس لئے ایسی منحوس باتیں لکھنے والے شخص کو اپنا "مذہبی راہنما" "مہدی" "مسیح" "نبی" ماننے والے بھی اتنے ہی مجرم ہیں۔ جتنا کہ منحوس قادیانی بہر صورت میں شمول اس دور کے پوری اُمّت مسلمہ اس پر متفق ہے کہ فخر موجودات سرورِ کائنات رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے بندے اور آخری رسول ہیں اور کل کائنات سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام اکیلے اکیلے یا ملکر بھی شافع محشر ساقی کوثر محبوب رب العٰلمین رسول عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر تو کیا برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ اور یہ بات بھی مسلّم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

> **مسلمانوں کیلئے بہت بڑا چیلنج**

علیہ وسلم ہر عرف اور صرف حضرت آمنہؓ کے لال، مکی، مدنی، ہی ہیں دوسرا احمد رسول نہ ہوا اور نہ ہو سکے گا۔ آپ اپنی ظاہری اور باطنی کمالات میں یکتا و بے مثال ہیں۔ مختصر یہ کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مگر اس بدبخت ملعون ازلی نے دو طریقوں سے آپ کی توہین کی۔

واضح ہو کہ تمام حوالہ جات لفظ بہ لفظ مرزائیوں کی مسلمہ کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں۔

مرزا ملعون قادیانی نے کیا کہا؟

مرزا قادیانی ملعون نے اپنی کتاب "خطبہ الہامیہ" کے صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹ پر لکھا:

۱:۔ "اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہو گیا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہو گیا۔" خدا کی بے شمار لعنتیں مردود پر۔

قارئین کرام! ذرا غور فرمائیں کہ اس خبیث کی خبیث جماعت میں شامل ہونے والا۔ اگر اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرور کونین کے صحابہؓ میں شامل ہو گیا کہ معاذ اللہ مرزا قادیانی کا وجود رسول عربی کا وجود ہے۔ تو رسول پاک کے پاک اہلبیت و ازواج مطہرات اور سادات اطہار کے بارے میں یہ نہیں کہا جائے گا؟ معاذ اللہ یہ نسبت بھی اس ملعون کی طرف جائے گی۔ بالخصوص جبکہ اسے شیطانی کتاب کے صفحہ ۲۵۹ پر لکھا ہے:

۲:۔ "اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے (برابر نہیں سمجھتا ناقل) تو اس نے مجھے دیکھا نہیں اور پہچانا نہیں۔"

مرزا کی کتاب "تریاق القلوب" مطبوعہ ضیاء الاسلام ربوہ کے صفحہ نمبر ۳ پر لکھا ہے:

۳:۔ "منم مسیح زماں، و منم کلیم خدا، منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد"

ترجمہ:۔ میں مسیح الزماں ہوں (حضرت عیسیٰ) اور کلیم خدا یعنی حضرت موسیٰ ہوں، محمد اور احمد مجتبیٰ ہوں۔ (ناقل)

پھر اس نے انتہائی کمینگی اور خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے "مجموعہ اشتہارات" مطبوعہ ربوہ کے صفحہ نمبر ۲۱

مرزا قادیانی بیشمار بیماریوں اور غلاظتوں کا مجموعہ تھا پھر بھی دعویٰ تھا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں کیا اس سے بڑی گستاخی رسول ہوسکتی ہے

کی سورۃ الفتح کی یہ آیت لکھ کر کہا:۔

۴:۔ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" اس وحی الٰہی میں کہا، میرا نام محمد رکھا گیا۔ اور رسول بھی۔"

جبکہ خلفاء راشدین میں سے یا دیگر صحابہ کی جماعت میں سے کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ کسی بڑی سے بڑی ہستی نے یہ دعویٰ کیا۔ کہ اسے قرآن کی اس آیت میں محمد رسول اللہ کہا گیا۔ اگر کوئی بھی شخص کسی بھی معنی میں محمد رسول اللہ کہلا سکتا تو صحابہ کی مقدس جماعت اور اولیاء کرام میں سے بھی کوئی تو یہ دعویٰ کرتا چہ جائیکہ بیگانہ عورتوں سے رات کو بدن دبوانے والا اور ٹانگیں جھلوانے والا بیگانہ عورتوں سے رات کو پہرہ دلوانے والا بدکار شرابی یہ دعویٰ کرے۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۳۴۲ پر مرزا قادیانی نے کہا۔

(۵) "نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے اسی لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمدی کو ملی۔"

قارئین کرام:۔ ذرا غور فرمائیں کہ اگر محمد کی نبوت کسی کو مل سکتی تھی یا محمدی نبوت کی چادر کسی کو پہنائی جا سکتی تو ترتیب سے پہلے صدیق اکبرؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علی المرتضےٰؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک کو تو یہ درجہ نصیب ہوتا۔ نہ کہ مجموعۃ الخبائث احمد رکھا اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو و بو اور رنگ و روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔

یہ تو دجال قادیان مرزا غلام قادیانی کی باتیں تھیں۔ اب ذرا مرزا کے چیلوں کی بھی سنئے۔ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا بشیر ایم اے لکھتا ہے۔

(۹) "اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح

قادیانی ہر تبدیلی کے وقت مراعات حاصل کرنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں

مجموعہ امراض اور ملعون شخص کو۔

(۶) :۔ اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۴۲ پر لکھا ہے "اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ (مرزا کی کتاب کا نام ہے، ناقل) میں میرا نام محمد اور احمد رکھا۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا۔"

اس طرح اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۱۲ پر لکھا ہے "

(۷) "پس نبوت اور رسالت کسی اور کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس رہی۔"

اسی طرح مرزا ملعون نے رسالہ "جہاد" کے ضمیمہ صفحہ نمبر ۶ ۔ ۷ میں لکھا۔

(۸) :۔ ایسا ہی اس نے ...... میرا نام محمد اور

موعود (مرزا غلام قادیانی۔ ناقل) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی، حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود ایک وجود کا حکم رکھتے ہیں۔" (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۰۴)

اسی کتاب کے اسی صفحہ پر لکھا ہے۔

(۱۰) :۔ "اے نادان تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے انکار کو کوئی معمولی بات نہ جان کیونکہ محمد نے اپنے ہاتھوں سے نبوت کی چادر اس پر چڑھائی ہے۔"

اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۵۸ پر لکھا ہے۔

(۱۱) :۔ "پس مسیح موعود (مرزا قادیانی۔ ناقل) خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

مرزا اور اس کے بیٹے کی مذکورہ دل آزار عبارتوں سے یہ باتیں ثابت ہوئیں

۱:۔ مرزا کا وجود رسول پاک کا وجود ہے۔ (معاذ اللہ) ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ا

۲:۔ مرزا غلام قادیانی کی شیطانی جماعت میں داخل ہونے والا رسول پاک کے صحابہ میں داخل ہو گیا (صحابی ہوگیا) حوالہ نمبر ا

۳:۔ جو شخص محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ اور مرزا قادیانی میں تفریق کرتا ہے۔ یعنی برابر نہیں سمجھتا اس نے مرزا کو نہ جانا نہ پہچانا حوالہ نمبر ۳

باقی آئندہ

جماعتی رفقاء ومجاہدین ختم نبوت سے

ایک ضروری اپیل

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اُمت نے جو گرانقدر قربانیاں دیں ان کی منتشر داستانیں حالات و واقعات عشق ختم نبوت کی بہاریں، ایمان پرور مبشرات و منذرات۔ ان سب کو جمع کرنے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ دو اڑھائی صد صفحات پر مشتمل نئی کتاب عنقریب کتابت کے لئے کاتب کے سپرد کی جارہی ہے اس سلسلہ میں آپ کوئی ایمان پرور واقعہ تحریر کرنا چاہیں تو ایک دو ہفتہ کے اندر اندر بھجوا سکتے ہیں

اُمید ہے کہ تمام احباب فوری توجہ فرمائیں گے

والسلام

اللہ وسایا

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان، فون:۔ ۴۰۹۷۸

نونہالانِ ختم نبوت

بچے بچیوں، طلباء و طالبات کا صفحہ

توحید خداوندی

عبدالودود صدیقی کوٹ غلام محمد سندھ

اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی ثانی نہیں۔ وہ سب کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ کارگر ہے۔ اس کا کوئی اصلاح کار نہیں۔ آپ ہی موجود کسی پیدا کرنے والا کا محتاج نہیں۔ کل عالم اسی نے پیدا کیا ہے۔ اس کے وجود کی ابتداء نہیں۔ اس کی بقا ہے انتہاء نہیں۔ قدیم سے چلا آتا ہے۔ جسم نہیں کہ اس کی جہت یا طرف ہو ہر چیز جہت و طرف سے پاک ہے۔ دل کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ نہ آنکھ کے ساتھ عرش اور فرش کے اندر کی چیزیں سب اسی نے قائم کی ہیں۔ عقل سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ زماں میں ہے نہ مکان میں۔ اب بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا وہ پہلے تھا۔ مکان و زماں کو اس نے پیدا کیا۔ زندہ ہے اس میں کوئی صفت مخلوقات کی نہیں۔ سب سے پہلے تھا کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تھی۔ قیوم ہے۔ سوتا نہیں۔ قہار ہے کوئی اس پر چڑھائی نہیں کرتا۔ کوئی شے اس کی مثال نہیں۔ عرش کو پیدا کر کے استواء کی حد بنائی۔ کرسی بنا کر اس میں سات آسمان اور زمین ولوح قلم پیدا کیا۔ قیامت تک جو کچھ ہونا ہے سب کچھ اس میں لکھا ہے۔ اس جہان کی مثال پہلے نہ تھی۔ روح کو بدن میں امین بنایا۔ اس روح والے بدن کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ زمین و آسمان کی چیزیں سب اس کے تابع کر دیں۔ اس کا علم سب پر محیط ہے۔ ذرہ ذرہ کا شمار اس کو معلوم ہے اور ہر عیب سے پاک ہے۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ نے فرمایا،

مرسلہ:۔ ع۔م۔ چانڈیو وارہ

آفتاب توحید نے طلوع ہوتے ہی تفریق وانشقاق کی تمام تاریکیوں کو مٹا دیا۔ اس کی روشنی کی فیضان بخشی نے اسود و ابیض عرب و عجم کی کوئی تمیز نہ رکھی۔ خدا کی ربوبیت کی طرح اس کی رحمت بھی عام تھی۔ وہ رب العلمین تھا۔ پس ضروری تھا کہ اس کی دعوت دینے والا بھی رحمت للعلمین ہو۔

علم کی روشنی

محمد احسان رانا کرور ڈلعل عیسن

علم کا صرف خدا کے لئے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے۔ اور اس کی طلب کرنا عبادت ہے اس کو یاد کرنا تسبیح ہے۔ اور اس کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے۔ اور اس کا اہل پر خرچ کرنا اللہ کے ہاں قربت ہے۔ اس لئے کہ علم جائز اور ناجائز کو پہچاننے کی علامت ہے۔ وحشت میں جی بہلانے والا ہے۔ اور سفر کا ساتھی ہے۔ علم دلوں کی روشنی ہے۔ آنکھوں کا نور ہے۔

عشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

محمد قاسم قاسمی طالب جامعہ حمادیہ کراچی

حضور پاکؐ کے غلام اور صحابی حضرت ثوبانؓ کو آپؐ سے صدر درجہ محبت تھی۔ آپؐ کی جدائی ان پر گراں تھی۔ حضرت ثوبانؓ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ اور میں بھی مر جاؤں گا۔ لیکن آنحضرتؐ تو جنت الفردوس کے اعلیٰ درجہ میں ہوں گے۔ اور انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوں گے۔ اگر میں بھی جنتی ہوا تو حضور پاکؐ کے پاس کیسے پہنچوں گا۔ یہاں دنیا میں تو آپؐ ہمارے لئے ہر درد کی دوا اور ہر مرض کا علاج ہیں۔ جب بھوکا ہوتا ہوں تو جا کر جمال مصطفےٰؐ کی زیارت سے سیر ہو جاتا ہوں۔ اور آپؐ کے دیدار سے پیاس بجھ جاتی ہے۔ الغرض اسی فکر سے لاغر اور کمزور ہوتے جاتے تھے۔ چہرے کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ ایک دن خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر رخ انور کی زیارت سے مسرور ہو رہے تھے کہ حضورؐ نے ان کے چہرے کو دیکھ کر شفقت سے پوچھا کہ اے ثوبانؓ تمہارے چہرے کا رنگ کیوں تبدیل ہو گیا ہے۔ اور دن بدن کمزور کیوں ہوتے جا رہے ہو تم کو کس بات کا غم ہے۔ اس عاشق صادقؓ نے اپنا پورا حال آنحضرتؐ کو سنا دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اپنے مرنے کا کوئی غم نہیں ہے۔ صرف آپؐ کی جدائی کا خیال ہے۔ یہ سن کر حضورؐ کو بھی خیال ہوا۔ اور زبان مقدس سے ارشاد فرمایا

المرء مع من احب (الحدیث)

یعنی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت رکھتا ہے

حضور کریمؐ کی زبان مبارک سے یہ بشارت ہوئی تھی کہ اسی وقت رب جلیل کی بارگاہ سے حضرت جبرئیل امین یہ پیغام لائے کہ

من یطع اللہ والرسول الخ

ترجمہ کہ جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ وہ نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔ ان کی معیت اور رفاقت انہیں نصیب ہوگی۔

الحمد للہ کتنا بلند مقام ہے حضورؐ کے عاشقوں کا کہ رب کریم نے حضور پاکؐ کی محبت میں کیسے رفیق آخرت میں نصیب فرمائے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ اب جو لوگ خاتم النبیین رحمت للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی بجائے بغض و عناد رکھتے ہوئے۔ آپؐ کے بعد مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانیں یا تسلیم کریں تو وہ یقیناً مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں صحیح دین سمجھنے کی۔ اور اس پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

ایک زمانہ تھا

حافظ عبدالمتین اقبال ٹاؤن لاہور

ایک زمانہ تھا کہ اسلام کے پیش کردہ نظام سیاسیات و معاشیات پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے چند سالوں میں مسلمان قوم کی خوشحالی کا یہ حالت ہو گئی تھی کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک شخص دس ہزار اشرفیاں لے کر مدینہ طیبہ کی گلیوں اور کوچوں میں چکر لگاتا ہے۔ گھر گھر جا کر رات بھر دستک دیتا ہے کہ کوئی ضرورتمند

اس رقم کو قبول کرے۔ اور اپنے کام میں لے آئے
مگر جس دروازے پر بھی پہنچا ہے وہاں سے یہی
جواب ملتا ہے۔

انا غنی لا حاجۃ لی

کہ خدا کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے۔
میں ضرورت مند نہیں ہوں۔
پوری رات گذر جاتی ہے اور اتنی معقول رقم
کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ملتا۔ آخر مجبور ہو کر وہ
صاحب صبح کو حضرت فاروق اعظم کی خدمت میں
حاضر ہو کر رات بھر کی روئداد سناتے ہیں۔ اور یہ
رقم بیت المال میں داخل کر دی جاتی ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

محمد لیاقت علی ساجد کروڑ

- زیادہ قسمیں کھانے والا اکثر جھوٹا ہوتا ہے۔
- زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔
- والدین کی وصیت مت بھولو
- اپنے وعدہ کو کبھی مت بھولو۔
- سچے دوست کی تلاش کرو
- صدقہ اور خیرات ضرور کرو۔

یاد رکھو

ملک سلیم اختر طاہر چمن شاہ

- تلوار کا اثر جسم پر ہوتا ہے۔ اور بری گفتگو کا اثر روح پر ہوتا ہے۔
- دل میں اتنے محل نہ بناؤ جتنے تعمیر نہ کر سکو۔
- وہ راز محفوظ نہیں رہ سکتا جس کی عورت کو خبر ہو۔
- سادہ لباس سے عورت کی عظمت محفوظ رہتی ہے۔
- دنیا میں نیک کام کر کے مرجانا آب حیات پینے سے بہتر ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شرفِ اولیت

قمر حجازی اوکاڑہ شہر

تفسیر ابن کثیر کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان باتوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ جن میں انہیں اولیت حاصل ہے۔

۱:۔ سب سے پہلے ختنہ کرنے والے
۲:۔ سب سے پہلے مہمان نوازی کرنے والے
۳:۔ سب سے پہلے ناخن کٹوانے والے۔
۴:۔ مونچھ پست کروانے والے
۵:۔ " " " سفید بال دیکھنے والے۔
۶:۔ " " " منبر پر خطبہ کہنے والے۔
۷:۔ " " " قاصد بھیجنے والے۔
۸:۔ " " " تلوار چلانے والے۔
۹:۔ " " " پاجامہ پہننے والے۔

تشہد میں آنحضرتؐ کی دعا

محمد فاروق بجری کالائی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔ کہ اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور کانے دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور زندگی کے فتنوں اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

محمد مظہر حسین رحمانی

ذات ہے اس کی سب سے علا
لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

کوئی نہیں ہے اس کے سوا
نبی ہمارا صلے اللہ
محمد رسول اللہ

رب کی عبادت ہم پر لازم
وہی ہمارا سب کا ناظم
ذات ہے اس کی سب سے علا
لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

اس کا نہیں ہے کوئی بھی ثانی
ذات ہے اس کی لاثانی
ذات ہے اسکی سب سے علا
لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

ذات ہے اس کی پاک اوصاف
خطائیں کرے وہ سب کی معاف
ذات ہے اسکی سب سے علا
لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

ذات ہے اس کی سب سے جدا
کہتے ہیں ہم سب اس کو خدا
ذات ہے اس کی سب سے علا
لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم

اسلامی معلومات

قمر حجازی اوکاڑہ

(۱) جنگ احد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کو زخمی کرنے والا ابن قمیئہ تھا۔

(۲) جنگ احد میں حضورؐ کے ہونٹوں اور دانتوں پر صدمہ پہنچانے والا عتبہ بن ابی وقاص تھا۔

(۳) اس جنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم مبارک کا خون چوسنے والے صحابی حضرت ابوسعید خدریؓ تھے

(۴) جنگ یرموک میں لشکر اسلام کے پہریدار حسب ذیل تھے۔ ۱:۔ حضرت ابوعبیدہؓ۔ ۲:۔ حضرت یزیدؓ بن ابی سفیانؓ ۳:۔ حضرت ابن حسنہؓ۔ ۴:۔ حضرت خالدؓ بن ولید ۵:۔ حضرت عیاضؓ۔

(۵) عورتوں میں سب سے پہلی مہاجر عورت جو ہجرت میں آئیں حضرت ام سلمہؓ تھیں۔

(بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

تعارف و تبصرہ

از ادارہ

تبصرہ کے لیے کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے!

ارباب علم وکمال اور پیشہ رزق حلال

تالیف:۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات:۔ ۲۳۲ قیمت:۔ ۱۵ روپے

پتہ:۔ موتمر المصنفین۔ دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان

زیر تبصرہ کتاب کی ضرورت بہت پہلے سے تھی۔ مگر دیر آید درست آید کے مصداق کتاب ہذا دور حاضر کے ارباب علم و دانش کے لئے ایک عظیم تحفہ ثابت ہوگی۔ اس کتاب میں مؤلف نے حضرت علامہ عبدالکریم سمعانیؒ سے تقریباً سولہ ملاقاتوں میں مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے ارباب فضل وکمال کا تعارف کرایا ہے۔ مؤلف نے ملاقات نمبر۱ میں علامہ شعرانیؒ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اس پر سید علی الخواصؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ طلبۂ علوم دینیہ کے لئے اور علم دین سے تعلق رکھنے والے علماء اور طلباء کے لئے میں چاہتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی حرفت وصنعت بھی ضرور سیکھیں۔ جس سے ان کو معاش حاصل ہو تاکہ وہ دنیا کے بدلے دین کو فروخت نہ کریں۔ اور لوگوں کے خیرات وصدقات پر ان کی نظریں نہ للچائیں کیوں کہ بلا ضرورت شدیدہ ناجائز طور پر صدقات کھانے سے عقل کا نور مٹ جاتا ہے۔ جب کہ رزق حلال سے نور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔

واقعی یہ ایک وقت کی اہم ضرورت ہے۔ علوم دینیہ کے حامل افراد اپنا کسب معاش صرف علم ہی نہ بنائیں۔ بلکہ کوئی نہ کوئی فن ضرور سیکھیں تاکہ باعزت طور پر زندگی گذر سکے۔ ہمارے اکابرین نے کس طرح فنون میں مہارت حاصل کی۔ اور اس کے ساتھ علوم کی اوج ثریا تک کیسے پہنچے۔ تو کتاب ہذا اس سلسلہ میں ہمیں مکمل معلومات فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ مولف موصوف نے اپنی کتاب سخنہائے گفتنی کے آخر میں لکھا ہے کہ صرف اپنے بزرگوں کے کارنامے سنکر اور پڑھ کر وجد میں آجانے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان جذبات کے ساتھ عمل کی دنیا میں میدان مارنا اصل مقصد ہے۔

واقعی یہ قول وفعل میں تضاد کا نتیجہ ہے۔ کہ آج علوم دینیہ کے حامل افراد کا احترام بھی مفقود ہے۔ جبکہ ہمارے اکابرین نے جو کچھ فرمایا ہے۔ پہلے اس پر خود عمل فرمایا۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ تخت وتاج ان کے پاؤں کی گرد بن گئے۔

کتاب کے آغاز میں مؤلف کے اپنے محسنوں کے حضور انتساب کے بعد حضرت العلامہ مولانا سمیع الحق مدظلہ کا پیش لفظ ہے۔ جس میں انہوں نے مؤلف کے انداز واسلوب کی رعنائی، طرز سلاست زبان کی دلکشی اور تحقیقی کاوش کو سراہا ہے۔ بعد ازاں تقریباً چودہ علماء کرام ومحققین کے تبرکات وتاثرات کو بیان کیا گیا۔ ان بزرگان ومحققین میں محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، فقیہ العصر مولانا محمد فرید صاحب، پیر طریقت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، محقق دوراں مولانا محمد سرفراز خاں صفدر صاحب، مولانا افتخار فریدی صاحب، اور مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ ان حضرات نے جہاں تالیف کو سراہا ہے۔ اور وقت کی ضرورت قرار دیا ہے۔ وہاں مولف موصوف کے انداز تحریر اور کتابت کی دلکشی کی تعریف بھی کی ہے۔

کتاب کے آخر میں ارباب دانش کے لئے خصوصی طور پر مختلف پیشوں کی اہمیت اور ان کی تقسیم، وشاہ ولی اللہ کا نقطہ نظر، عنوان سے ایک مقالہ شامل ہے۔ جوکہ کتاب کی مناسبت سے خوب سے خوب تر ہے۔

بہرحال جہاں یہ تالیف ہر لائبریری کی ضرورت ہے۔ وہاں ہر طالب علم کے لئے بھی اہم ہے۔ تاکہ ہم کس طرح اپنے اکابرین کے نقش قدم پر چل کر علم کی خدمت کر سکتے ہیں۔ کتاب کی ڈائی دار مجلد اور آفسٹ پیپر پر طباعت نے کتاب کی زینت کو دوبالا کر دیا ہے۔

اشرف المکتوبات صفحات ۳۲ (بتیس)

قیمت:۔ ۲۔۵۰ روپے

پتہ:۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ شبر شرقی نزد مسجد فردوس ہارون آباد ضلع بہاولنگر

یہ کتابچہ حضرت حکیم الامتؒ کے اصلاحی خطوط کا منتخب مجموعہ ہے۔ یہ وہ خطوط ہیں۔ جو انہوں نے خلیفہ ارشد حضرت شبیر محمدؒ کے نام لکھے تھے۔ حضرت شبیر محمدؒ تقریباً ۹۰ سال قبل موضع گھوگھرہ ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے۔ وہ بیس سال کی عمر میں تھانہ بھون میں حضرت تھانویؒ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۳ء تک مسلسل چودہ سال تک ہر سال میں تین مرتبہ حضرتؒ کے ہاں حاضری دیتے ۱۱ صفر ۱۳۵۴ھ کو حضرت تھانوی قدس سرہ نے آپ کو اجازت بیعت فرمائی۔

زیر تبصرہ مجموعہ میں تقریباً ۸۸ مختلف عنوانات کے تحت حضرت اقدسؒ کے ارشادات ونصائح کو یکجا کیا گیا ہے۔ یہ وہ ارشادات ہیں۔ جن پر ہر شخص کو اس دور میں اور آئندہ دور میں بھی عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کتابچہ پڑھکر عمل کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ڈھائی روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوایا جاسکتا ہے۔

ختم نبوت سمبڑیال کا مطالبہ

ختم نبوت یوتھ فورس سمبڑیال کے نائب صدر شہباز احمد ساقی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت پاکستان مرزائیوں کی عبادت گاہوں سے مینار اور محراب ختم کروائے کیونکہ قادیانی آرڈیننس

باقی صفحہ ۴۲ پر

خطیب ربوہ مولانا خدابخش شجاع آبادی کی حکومت پنجاب پر تنقید؟؟ حکومت پنجاب قادیانی اخبار اور رسائل پر پابندی لگائے!!!

خطیب جامع مسجد محمدیہ ربوہ مولانا خدابخش شجاع آبادی نے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پنجاب پر سخت تنقید کی انھوں نے کہا کہ قادیانی ربوہ سے درجن کے قریب رسائل شائع کرتے ہیں جن میں کھلم کھلا اعلانیہ اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کرتے اور ارتداد پھیلاتے ہیں انھوں نے کہا حال ہی میں ماہنامہ خالد ربوہ جو اگست میں شائع ہوا ہے اس میں صراحۃً اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہوئے قادیانیت کو دین حق قرار دیا گیا ہے۔ اور حال ہی میں ظہور امام مہدی۔ ایک پمفلٹ ربوہ میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں مرزا قادیانی کو امام مہدی کہا گیا ہے۔ مولانا خدابخش نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ آپ کی حکومت مسلسل اسلام کا نام استعمال کرتی ہے کیا مرزائیت کی تبلیغ اسلام کی اجازت ہے مولانا نے ان دینی جماعتوں سے بھی اپیل کی جو پنجاب حکومت کی ثناخواں ہیں کہ آپ اپنا اثر استعمال کرکے قادیانیوں کے رسائل ماہنامہ خالد۔ مصباح۔ تحریک جدید۔ انصار اللہ۔ بہشت روزہ لاہور۔ اور روزنامہ الفضل پر پنجاب گورنمنٹ سے فوری طور پر پابندی لگوا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔

قادیانیوں کیخلاف ملکی آئین کی خلاف ورزی کرنے پر مقدمہ چلایا جائے۔

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان مسز بے نظیر بھٹو کے اس اعلان کہ ہم آئین اور قانون کی حکومت پر یقین رکھتے ہیں تبصرہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اس وقت کی منتخب اسمبلی کی متفقہ قرارداد پر سابق وزیر اعظم مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے آئین میں جو ترمیم کی تھی اس پر عمل درآمد کرا کر قادیانیوں کو خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرانے کے لئے قانونی کارروائی کی جائے۔ اور آئین اور قانون کی بالادستی بحال کرنے کے لئے قصوروار قادیانیوں کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمے چلائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو قادیانی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج کے طلباء کو ربوہ سٹیشن پر شدید زدوکوب کیا تھا جس پر فیصل آباد ریلوے سٹیشن سے قادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی۔ جو پورے ملک میں پھیل گئی تھی جس پر قادیانی اور لاہوری گروپ کے سربراہوں کو قومی اسمبلی کی تحقیقاتی کمیٹی میں طلب کرکے ایک ماہ تک ان دلائل کی سماعت کی تھی۔ اس کے بعد ان کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کی تھی۔ اور مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے آئین میں ترمیم کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا تھا۔ جبکہ قادیانی آئین اور قانون کو تسلیم نہیں کرتے۔ جبکہ تیسری تحریک پر ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو سابق صدر مرحوم جنرل ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس جاری کرکے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگا دی تھی۔ مقام افسوس ہے کہ وفاقی حکومت قادیانیوں کی حمایت کرکے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے جس کو فوری طور پر بند کرکے قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

پنجاب میں قادیانی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عالمی مجلس صادق آباد

صادق آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالکریم رحمانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا مشتاق احمد صاحب عبدالحیٔ صاحب حافظ عبدالصمد صاحب، مولانا محمد نواز صاحب، حافظ منور ضیاء صاحب اور گل محمد ظفر نے شرکت کی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا گیا کہ صوبہ پنجاب میں لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے کے لئے قادیانیوں نے منظم طریقہ سے اشتعال انگیز کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے جس کی ابتداء چڑانوالہ سے ہوئی ہے۔ جہاں قرآن پاک کو آگ لگائی گئی پھر سرگودھا میں مسلمانوں پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ اس کے بعد چونڈہ سیالکوٹ میں قادیانیوں نے فائرنگ اور پتھراؤ کرکے دو مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔ اب حال ہی میں کھاریاں میں جس غنڈہ گردی کا قادیانیوں نے مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے قادیانیوں کے عزائم کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ کھاریاں کے واقعات کی فوراً جوڈیشل انکوائری کروائے۔ اس سے تمام سربستہ راز کھل جائیں گے اور صوبہ میں لاقانونیت پر بھی کافی حد تک کنٹرول ہو جائے گا۔ دوسری قرارداد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے سرپرست میاں مظہر شاہ کی اہلیہ، ہمشیرہ، بیٹی، اور بھانجی کی ناگہانی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ قبل ازیں ان کی نماز جنازہ میں قاری حماد اللہ شفیق، مولانا مشتاق احمد، مولانا عبدالکریم جعفر، مولانا غلام ربانی، گل محمد ظفر، مولانا عبدالرؤف ربانی، حافظ عبدالصمد، مولانا ابوبکر قاسمی، حافظ محمد اکبر اعوان اور دوسرے حضرات نے بھاری تعداد میں شرکت کی نماز جنازہ میں حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ نے پڑھائی۔

بقیہ:۔ سمبڑیال

کی رو سے قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی شکل و شباہت مسجدوں جیسی نہیں ہو سکتی اور قادیانیوں کے اس اقدام سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانی آرڈیننس پر عمل درآمد کروائے اور اُن قادیانیوں کے خلاف جو آرڈیننس کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں مقدمات رجسٹرڈ کرکے کارروائی کرے۔

ربوہ بہائیت کی زد میں

خطیب ربوہ مولانا خدا بخش

مولانا خدا بخش نے ایک بیان میں کہا کہ آج کل ربوہ کے نوجوان قادیانی بہائیت میں بڑی تیزی سے جا رہے ہیں۔ جس پر مرزا طاہر (اور قادیانی) خاصا پریشان ہے۔ ربوہ کے ایک نوجوان نے قادیانیت چھوڑ کر بہائیت اختیار کی۔ اور اپنی ہمشیرہ کا نکاح لاہور کے ایک بہائی سے کر دیا۔ اس کا والد ربوہ امور عامہ میں معلم ہے۔ قادیانی جماعت نے اسے ملازمت سے اخراج اور سنگین نتائج کی دھمکی دی ہے۔

ملک میں قادیانیوں کا مکمل سروے کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکر گڑھ کے امیر مولانا عبدالرحیم نے الیکشن کمیشن پاکستان کی جانب سے قادیانی ووٹرز لسٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ پاکستان میں پہلی بار یہ تعداد منظر عام پر آئی ہے۔ الیکشن کمیشن نے درج ذیل تفصیل جو روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۳۰ اگست کو شائع ہوئی ہے۔ اسلام آباد-۱۰۹- پنجاب-۲۵۰۰- سندھ-۴۰۰ سرحد-۵۰- بلوچستان-۴۰- کل تین ہزار ۹۹ قادیانیوں کی ووٹرز تعداد ہے۔ لیکن پاکستان میں لاکھوں مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے اور اہم کلیدی عہدوں پر قادیانی فائز ہیں مولانا نے وفاقی حکومت پر زور دیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کا مکمل سروے کیا جائے اور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو آبادی کی نسبت سے ملازمتیں دی جائیں جو ان کا حصہ بنتا ہے جو باقی حصہ پر قابض ہیں اُن کو فوری طور پر سبکدوش کیا جائے اور لاکھوں تعلیم یافتہ بے روزگار مسلمانوں کو ان کی جگہ تعینات کیا جائے۔

ڈپٹی کمشنر تھرپارکر کو قادیانیت نوازی ترک کر دینی چاہیئے

● مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی ●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ

حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی نے گذشتہ جمعہ کو بخاری مسجد کنری میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈپٹی کمشنر ضلع تھرپارکر شفیق الرحمٰن پراچہ کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے اپنے وعدہ پر قائم رہے اور قادیانیت نوازی چھوڑ کر ملک کے قانون پر عمل درآمد کرائے ورنہ اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب سے کوئی طاقت اسے نہیں بچا سکتی۔

مولانا رحمانی نے کہا پورے پاکستان میں تقریباً ہر جگہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں مکانوں دوکانوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کرایا گیا ہے مگر کنری میں چار سال کے مطالبات کے باوجود تا حال قادیانیوں کی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے جب ڈپٹی کمشنر شفیق پراچہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد ملا اور امتناع قادیانیت قانون دکھایا گیا تو ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ میں اس امتناع قادیانیت قانون کو نہیں مانتا مجھے کسی کورٹ کا فیصلہ دکھایا جائے جب بلوچستان ہائی کورٹ کا فیصلہ دکھایا گیا تو ڈی سی صاحب نے دو دن کا وعدہ کیا مگر تا حال ایک ماہ گذرنے کو ہے منافقت کا اظہار کرتے ہوئے وعدہ خلافی کی ہے انہوں نے ڈپٹی کمشنر کو متنبہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر شفیق پراچہ مسلمان ہے تو اسے نبی آخر الزمان تاجدار ختم نبوت سے وفاداری کرنی چاہیئے

حافظ محمد زکریا قادری کو صدمہ !!

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ کے راہنما حافظ محمد زکریا قادری کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں عرصہ چالیس سال سے تہجد تک کو قضا نہیں ہونے دیا۔ جمعۃ المبارک کو صبح غسل کیا اور ظہر کی نماز ادا کی۔ چائے نوش فرما کر صلوٰۃ التسبیح کی تیاری کر رہی تھیں کہ وعدہ اجل آن پہنچا کلمہ تشہد کا ورد کرتے ہوئے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تبارک وتعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرما دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

بقیہ:۔ تحریک ختم نبوت

حکمرانوں کو اپنا اقتدار اس اسلامی سیلاب میں خس و خاشاک کی طرح ڈوبتا نظر آیا۔ مجلس عمل کے راہنماؤں سے سودے بازی کی قطعاً کوئی گنجائش نہ تھی۔ وہ اپنے پیش کردہ مطالبات پر کوہ ہمالیہ کی طرح ڈٹے ہوئے تھے۔ بالآخر بامر مجبوری پاکستانی منتخب حکومت قومی اسمبلی نے باقاعدہ بل کی منظوری کی صورت میں فرنگی سامراج کی کوکھ سے جنم لینے والی ناپاک ذریت قادیانیوں کو قانونی طور پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کافر قرار دے دیا۔ اور اس طرح اکابرین دیوبند کی تاریخ اسلام کی سب سے طویل چلائی جانے والی ۹۰ سالہ تحریک بحمداللہ کامران و کامیاب ہو کر رہی۔ اور اس طرح امت مسلمہ میں ناموس ختم نبوت کا پرچم سربلند رہا۔ اور انشاء اللہ تا قیامت سربلند رہے گا۔ ۱۹۵۳ء کے شہدائے ختم نبوت زندہ باد

بقیہ:۔ دنیا کی حقیقت

مگر ابھی ایک شعر موزوں ہوا ہے۔

شعر یہ تھا

تنگ رلیوں پہ زمانے کی نہ جانا اے دل
یہ خزاں ہے جو بہ انداز بہار آئی ہے

اس مضمون کا اختتام بھی خواجہ صاحب کے ایک قطعہ کے ساتھ کرنا چاہوں گا۔ جس میں انہوں نے چار سطروں میں پوری کتاب سمو دی، فرماتے ہیں۔

کسب دنیا تو کر ہوس کم رکھ

اس پہ تو دین کو مقدم رکھ
دینے لگتا ہے پھڑ دھول پہ چراغ
اک ذرا اس کی لو کو مدھم رکھ

بقیہ:۔ حضرت ابوذر غفاریؓ

کہ لوگ اس کے حاصل سے عاجز تھے اور اس تھیلی کو اس طرح بند کر دیا کہ اس میں کچھ بھی کم نہ ہوا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوذرؓ پر بے حد مہربان تھے۔ ایک دن سرور کائنات نے فرمایا۔ آسمان کسی ایسے شخص پر سایہ فگن نہیں ہوا۔ اور زمین نے کسی ایسے شخص کو اپنے کندھوں پر نہیں اٹھایا۔ جو ابوذرؓ سے زیادہ سچی زبان رکھتا ہو۔ ابوذرؓ کی حق گوئی نے ایک عالم پاکر دیا۔ ابوذرؓ نے اس وقت اسلام کی گواہی دی تھی۔ جب حضورؐ کے جاننے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثؓ تھے جبکہ آپؓ حضورؐ کو جانتے تک نہ تھے۔ لیکن خدا کی محبت نے آپؓ کو فوراً ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پروانہ بنا دیا۔

بعد میں جھگڑے کی صورت بنا۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت عثمانؓ نے ابوذرؓ کو مدینہ بھیج دیا۔ لیکن آپؓ نے وہاں بھی حق بات کہنے سے دریغ نہ کیا نہ اس پر امیر المومنین نے آپؓ کو مشورہ دیا کہ آپؓ ربذہ چلے جائیں۔ آپؓ نے اپنے امیر کی اطاعت کی اور اہل خانوان کے ہمراہ ربذہ صحرائے عرب کے چھوٹے سے گاؤں میں بقایا زندگی کے دن گزارے۔

حضرت ابوذرؓ ہنگامی زندگی سے دور اپنی زندگی کے دن صبر و قناعت سے کاٹنے لگے۔ ۳۱ھ کے ایام حج میں حضرت ابوذرؓ غفاری سخت بیمار ہو گئے۔ ربذہ کے تمام لوگ حج کے لئے چلے گئے تھے۔ انؓ کے پاس ان کی اہلیہ اور ایک بیٹی موجود تھی آپؓ نے اپنی رفیقہ حیات سے نحیف آواز میں کہا۔ کہ اب میں چند لمحوں کا مہمان ہوں۔ آپؓ کی اہلیہ رونے لگیں، آپؓ نے فرمایا:

سنو! ایک دن ہم چند لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تم میں سے ایک شخص صحرا میں فوت ہوگا۔ اور اس کے جنازے میں باہر سے ایک جماعت آکر شرکت کرے گی۔ اسی وقت جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے وہ سب شہروں میں وفات پا چکے ہیں اور میں ہی وہ شخص ہوں۔ پھر آپؓ نے بیوی سے کہا تم باہر جا کر جماعت کا انتظار کرو۔ کچھ دیر بعد انہوں نے دیکھا ایک قافلہ آرہا ہے۔ جب لوگ قریب آئے ابوذرؓ کی اہلیہ نے ان سے اپنے حالات بیان کئے ابوذرؓ کا نام سنتے ہی قافلہ والے بے تاب ہو گئے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا جا بیٹا ایک بکری ذبح کر لو اور اسے پکا کر قافلے والوں کو کھلا دینا۔ اتنے دیر میں قافلے والے اندر آچکے تھے آپ نے انہیں تجہیز و تکفین کے بارے میں ہدایت کی اور پھر بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہہ کر جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کے علم و فضل کا یہ عالم تھا کہ حضرت علیؓ نے ایک دفعہ فرمایا۔ ابوذر غفاریؓ نے اتنا علم محفوظ کر لیا ہے۔

بقیہ:۔ پاکستان کے حالات

آج یہ امت واحدہ نسلی، لسانی، وطنی، قومیتوں میں بٹ کر رہ گئی ہے۔ اور پھر ہر ایک جماعت اپنے اندر بھی اختلاف و افتراق و انتشار کا شکار ہو کر مختلف پارٹیوں میں بٹ گئی اور ہر پارٹی اپنی اغراض و ہوا اور نفسانیت کا شکار ہو گئی۔ اور ایک دوسرے کے خلاف جنگ و جدل اور لعن طعن اور بعض اوقات قتل و قتال میں مبتلا ہو کر

اویلبسکم شیعا ویذیق بعضکم

بأس بعض کے عذاب کو اپنے اوپر مسلط کر لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کیا ہے۔ یا اللہ ہماری جن بداعمالیوں کے نتیجہ میں یہ عذاب اختلاف و افتراق ہم پر مسلط ہے۔ ہماری آنکھیں کھول دے۔ اور دین کی سمجھ و فہم عطا فرما دے۔ اور آپس کے اختلافات اور جنگ و جدل کا عذاب جو اس امت مسلمہ پر مسلط ہے۔ ہمیں ان بداعمالیوں سے باز آنے کی توفیق مرحمت فرما دے۔ اے اللہ ہمیں اپنے نبی پاک اور اپنے قرآن پاک کی ہدایات کو اپنانے کی سعادت نصیب فرما دے۔ اور کلمہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی وحدت

ہم کو نصیب فرما دے۔ (آمین)

الغرض کفار مکہ کو ڈرایا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی قدرت حاصل ہے کہ جب کسی فرد یا جماعت یا قوم کو اس کی سرکشی و نافرمانی کی سزا میں۔ عذاب میں مبتلا کرنا چاہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے۔ اور ہر قسم کا عذاب نازل کرنا اس کے لئے آسان ہے۔ اخیر میں مشرکین عرب یا قریش مکہ جو اعراض عن الحق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے۔ اور بطور استہزاء کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وقوع عذاب کا معین وقت پوچھتے تھے۔ ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی گئی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ ان سے فرما دیں کہ میں اس عذاب واقع کرنے کی خدمت پر متعین نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ بات کہ اللہ کے علم میں ایک وقت مقرر ہے۔ وہ اپنے وقت پر ہو کر رہے گی۔ اور اس کا نتیجہ تمہارے سامنے بھی آجائے گا۔ اب کفار مکہ اور مشرکین عرب نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف رکھتے۔ اور تکذیب حق کرتے۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی قرآن پاک اور ارکان اسلام کے ساتھ تمسخر کیا کرتے۔ اور اپنی مجالس میں اسلام کا مضحکہ اڑاتے اس لئے آگے مسلمانوں کو ایسے جلسوں میں شرکت کی ممانعت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ اور فہم عطا فرمائیں اور قرآن و سنت کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ یا اللہ اگرچہ ہماری بداعمالیاں حد سے تجاوز کر چکی ہیں۔ اور ہم نے اپنے آپ کو سزا کا مستحق بنا لیا ہے۔ تاہم ہم رسول پاک کے واسطے سے آپ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور آپ کی شان غفور الرحیم کے صدقہ میں آپ سے فریاد کرتے ہیں کہ مولائے کریم ہماری حالت پر رحم کر۔ ہماری اصلاح کی صورتیں غیب سے ظاہر فرما۔ ہمیں اپنے گناہوں سے تائب ہونے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ ہمیں ہر طرح کے عذاب اور گرفت سے بچا لے۔ اور ہمیں آپس میں ایک دوسرے کے احترام و اکرام کی توفیق نصیب فرما دے۔ اور ہم سب کو بھائی بھائی بن کر زندہ رہنے اور صراط مستقیم پر رہ کر زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بقیہ:- بتزم

کے ساتھیوں سے ہر ممکن جانی و مالی مدد کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ ختم نبوت رسالہ بہت ہی اچھا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پوری دنیا میں کامیاب بنائے گا۔ (آمین ثم آمین)

سب ایمان تازہ کرتے ہیں

طارق محمود آزاد منڈیکے گورایہ

میں ایک طالب علم ہوں۔ میرا گاؤں منڈیکے گورایہ ہے۔ مجھے ختم نبوت رسالہ پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ میں نے کئی لڑکوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تاکید کی ہے۔ اور میرے ساتھ میرے دوست بھی رسالہ ختم نبوت پڑھ کر اپنے سچے ایمان کو تازہ کر لیتے ہیں۔ اور اچھا مسلمان ہونے کا وعدہ کرتے ہیں۔

یہ بڑے نصیب کی بات ہے

تحریر:- محمد طاہر رزاق ایم اے لاہور

قاضی احسان احمد شجاع آبادی! امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے شاگرد ارجمند، مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شعلہ بیان خطیب، جراءت و شجاعت کا پیکر جو ساری زندگی گلی گلی، کوچہ کوچہ، گاؤں گاؤں جا کر قوم کو مسئلہ ختم نبوت سمجھاتا رہا اور قادیانیت کی دھجیاں بکھیرتا رہا ختم نبوت کے اس شیدائی و فدائی کی زندگی کے آخری ایام کا واقعہ پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کی اہمیت و افادیت دیکھئے

شیخ عبدالمجید صاحب سابق میونسپل کمشنر شجاع آباد جو قاضی صاحب کے ساتھ کافی عرصہ ایک بھائی اور دوست کی حیثیت سے رہے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ بیماری کے ابتدائی ایام میں قاضی صاحبؒ نشتر ہسپتال ملتان میں ڈاکٹر عبدالرؤف کے زیر علاج تھے دوپہر کا وقت تھا میں جاگ رہا تھا قاضی صاحب کو نیند آ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا سنتا ہوں کہ قاضی صاحب بڑی لجاجت سے کہہ رہے ہیں کہ حضورؐ! میں آپ کی ختم نبوت کی خاطر اتنی بار جیل گیا ہوں، میں نے ملک کے ذمہ دار حکمرانوں کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کیا ہے حضورؐ! یہ سب کچھ میں نے آپ کی خاطر کیا ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد درود شریف پڑھنے لگے میں یہ سمجھا کہ شاید قاضی صاحب کا آخری وقت ہے مگر کچھ دیر بعد وہ خود بخود بیدار ہو گئے، ہشاش بشاش تھے، درود شریف پڑھ رہے تھے (قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ از قاری نور الحق قریشی)

”وہ کفن بدوش قائد“

جب ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلی تو حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تحریک کے امیر اور مولانا محمود احمد رضوی سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ مولانا یوسف بنوریؒ کے اور ولولہ انگیز قیادت نے پوری قوم میں جہاد کی روح پھونک دی۔ آپ نے پورے ملک کا طوفانی اور ایمانی دورہ کیا اور مسلمانوں کی رگوں میں خون کی بجائے بجلی دوڑا دی اور لوگ آپ کے نعرہ جہاد پر لبیک کہتے ہوئے میدان کارزار میں کود پڑے۔ جب گھر سے نکلے تو اپنے مدرسے کے مفتی صاحب کے پاس گئے اور فرمایا کہ حضرت مفتی صاحب! میں تحریک کی راہنمائی کے لئے جا رہا ہوں اور اپنا کفن بھی ساتھ لے کر جا رہا ہوں پھر کفن نکال کر دکھایا مزید فرمایا کہ مرزائیوں کو اس ملک میں آئین کی رو سے کافر ٹھہراؤں گا یا اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں گا۔ واپس گھر جانے کا ارادہ نہیں یہ مدرسہ تمہارے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس کی حفاظت کرتے رہنا۔ اچھا خدا حافظ۔

(اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پوری ملت اسلامیہ کی لاج رکھ لی اور قادیانیوں کو آئین کی رو سے کافر قرار دے دیا گیا۔

ملتان میں کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا گیا

تنظیم تحفظ ختم نبوتؐ طلبہ ملتان کے زبردست احتجاج پر ملتان انتظامیہ نے قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ کو محفوظ کر لیا گیا تنظیم کا ایک ہنگامی اجلاس مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ میں منعقد ہوا۔ جس میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ اور ملتان انتظامیہ کی بروقت کارروائی اور کلمہ طیبہ کے محفوظ کرنے کا شکریہ ادا کیا گیا، خصوصاً ایڈیشنل کمشنر صاحب کی محنت اور بروقت کارروائی کر کے حالات کو خراب کرنے سے بچانے پر انھیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اور دیگر اضلاع کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ابھی قانون پر عمل درآمد کرائے اور قانون کو ہاتھ میں لینے والے قادیانیوں کو سخت سزا دے قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ چک سکندر کھاریاں کے ملزمان کو سخت سزا دے اور شہداء کے ورثا کو مناسب امداد دی جائے۔ نیز پاکستان کے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو جلد از جلد ہٹایا جائے اور ان کی جگہ محب وطن مسلمانوں کو کلیدی عہدوں پر بحال کیا جائے

شادی بیاہ کے موقع پر زیورات خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
زیب جیولرز
زیب النساء اسٹریٹ کراچی
فون : 515455

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

۷۸۶

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
(الحدیث)

۸

آٹھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

کل پاکستان عظیم الشان

بتاریخ

۲۵ اکتوبر سے ۵ نومبر کی
درمیانی مدت میں ہوگی۔ تاریخوں کا اعلان
عنقریب کیا جائیگا کارکن تیاری شروع کردیں

بمقام

مسلم کالونی صدیق آباد
ربوہ

زیر صدارت
مخدوم المشائخ حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب
امیر
مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سیمینار ثابت ہوگی
- جس میں ملک بھر مشائخ، علما، اکابرین امت راہنمایان قوم، دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔

رابطہ کیلئے

ملتان ۴۰۹۷۸	بخاری مسجد گنڈی ۸
فیصل آباد ۲۴۷۰۰ ، ۳۳۵۲۲	احمد پور شرقیہ ۹۰۲
سرگودھا ۔ ۶۰۴۷۴	بنوں جامع بخاری رعال اشد
ربوہ ۔ ۴۶۶	خانیوال ۷۲۹
لاہور ۵۳۴۳۳	ہری پور ۴۳۸۶
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶	وہاڑی ۳۱۵
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳	صادق آباد ۲۵۱۱
راولپنڈی ۵۵۱۷۷۵	جھکڑ ۸۸۶ خانقاہ سراجیہ میانوالی
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶	مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۲۸۲۲
ڈیرہ غازیخاں ۳۳۵۳	اٹک ۲۸۶۲
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱	جھنگ ۲۸۶۹ ، ۳۲۹۵
بہاولپور پی پی ۲۷۹۵	سکھر ۸۵۹۱۳ ، ۸۷۲۷۴
بہاولنگر ۵۵۳	کوئٹہ ۷۱۱۶۴ ، ۷۰۹۳۷ ، ۷۱۳۶۵۶
رحیم یار خان ۴۰۱۸	ٹوبہ ٹیک سنگھ ۳۷۱۱ ، ۲۸۱۱
پشاور ۶۲۸۳۹	
ٹنڈوآدم ۵۱۳	
حیدرآباد ۸۴۳۸۶	
نوابشاہ ۴۴۷۸	

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مرکزی دفتر ملتان پاکستان